صلوٰۃ المسلم

ابوالحسن مبشر احمد ربانی

صلوٰۃ المسلم
ابو الحسن مبشر احمد ربانی
دار الاندلس
شعبہ نشر و تالیف مرکز الدعوۃ والارشاد

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا حکم نماز کا ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلا سوال بھی نماز کا ہو گا۔ جس کی نماز درست نکلی وہ کامیاب و کامران ٹھہرا اور جس کی نماز درست نہ نکلی وہ ناکام و نامراد قرار پایا۔

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سجدہ تو اللہ کو کرنا ہے چنانچہ جس طرح بھی نماز پڑھ لی جائے ہر طرح ٹھیک ہے اور مروجہ تمام فرقہ وارانہ طریقے سنّت نبوی ہی کی مختلف شکلیں ہیں۔ اس طرح بہت سی چیزیں جن کا یا تو سرے سے حدیث میں کوئی ثبوت ہی نہیں یا پھر وہ ضعیف اور من گھڑت روایات پر مبنی ہیں 'سنّت' کی حیثیت اختیار کر رہی ہیں۔ حالانکہ جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے بالکل اسی

طرح نماز اس طریقہ سے پڑھنا بھی فرض ہے جس طریقے سے رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دکھائی ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»

"نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔"

زیرِ نظر کتابچہ میں بھائی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ نے جہاں پر صحیح اور ثابت شدہ مسائل کو بحوالہ صحیح روایات بیان کیا ہے وہاں غیر ثابت شدہ غیر صحیح مروجہ امور کی نشاندہی بھی کی ہے۔

اگرچہ یہ کتابچہ بچوں کو نماز کا طریقہ اور دعائیں سکھلانے کے لئے لکھا گیا ہے تاہم اس سے بڑے بھی کماحقہ مستفید ہو سکتے ہیں۔

دار الاندلس جو مرکز الدعوۃ والارشاد کا نشر و تالیف کا ادارہ ہے' اسے کئی مرتبہ شائع کر چکا ہے۔ اب اسے مصنف موصوف کے درج ذیل اضافہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے:

- وضو کے مزید مسائل شامل کیے گئے ہیں۔
- جمعہ کے مسائل
- عورت اور مرد کی نماز کا فرق
- شہید کی غائبانہ نمازِ جنازہ

امید ہے احباب و کارکنان اس کی اشاعت و توزیع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ مخیر احباب اس کو خرید کر تقسیم کریں' تو ادارہ ان سے اس سلسلہ میں خصوصی رعایت کرے گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عوام کے لئے نافع بنائے' مصنف اور اشاعت میں حصہ لینے والوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

اخوکم فی اللہ

محمد رمضان اثری

مدیر نشر و اشاعت

دار الاندلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

تمام اعمالِ صالحہ کی قبولیت کا دارو مدار عقیدہ توحید پر ہے اگر عقیدہ توحید صحیح نہیں تو تمام اعمال بے کار و رائیگاں ہو جاتے ہیں توحید اور شرک آپس میں ضد ہیں مسلمان جب کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت اور عدم شرک کا اقرار کرتا ہے اور محمد ﷺ کی عبدیت و رسالت کی بھی گواہی دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری کا مکمل اقرار کرلیتا ہے پھر اس کے بعد پہلا فریضہ جو اس پر لاگو ہوتا ہے وہ نماز ہے نماز دین کا اہم ستون اور ارکان خمسہ میں سے دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ عمل بھی ہے اور ایمان بھی' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَـٰنَكُمْ ﴾ (البقرۃ۲/ ۱۴۳)

"اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان (یعنی نماز) کو ضائع نہیں کرے گا۔"

فقہاء محدثین رحمہم اللہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں ایمان سے

مراد نماز ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ۲۳۳)

معلوم ہوا کہ نماز عمل کے ساتھ ساتھ ایمان بھی ہے جو آدمی نماز ادا نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے اس کی اہمیت بہت زیادہ قرآن حکیم میں بیان ہوئی ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴾

(الروم۳۰/ ۳۱)

"نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ۔"

یعنی ایمان و تقویٰ اور اقامت صلوٰۃ سے گریز کر کے مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ بلکہ ایسے موحدین میں سے ہو جاؤ جو خالص اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ الصَّلَاةُ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ»

"بندے اور کفر و ایمان کے درمیان (فرق کرنے والی) نماز ہے پس جب اس نے اسے ترک کیا اس نے شرک کیا۔"

(شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ للالکائی ۴/ ۸۲۲ اس کی سند صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ الترغیب والترھیب ۱/ ۳۷۹ میں امام منذری نے اس

کی سند کو صحیح کہا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ» (صحيح مسلم، كتاب الايمان: ١٣٤)

"بے شک آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔"

معلوم ہوا کہ نماز کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور اس کے ترک پر بہت سی وعیدیں ہیں اس لئے ہمیں نماز کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے اور نماز کی ادائیگی تبھی صحیح ہو گی جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ادا کیا جائے گا' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَءَاتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾﴾ (النور ٢٤/ ٥٥)

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اس آیت کریمہ میں اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوۃ کے حکم کے بعد اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ یہ امور تب ہی صحیح ادا ہوں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور آپ کے طریقے کے مطابق ہوں گے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد گرامی ہے:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»

(صحيح بخاري، كتاب الأذان باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة (٦٣١)، شرح السنة ٣/ ٢٩٦)

"تم نماز اس طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔"

معلوم ہوا کہ حکم نبوی کی بھی تعمیل تبھی صحیح ہو گی جب نماز سنّت کے مطابق ادا ہو گی اس مختصری کتاب میں ہم نے نماز کی ادائیگی کا مختصر سا طریقہ اور اس کے اہم مسائل صحیح اور حسن احادیث سے درج کر دیئے ہیں تاکہ عام سادہ لوح مسلمان اسے پڑھ کر نماز کو ترجمے سمیت یاد بھی کر لیں اور اس کی ادائیگی بھی سنّت کے مطابق بنالیں۔ اللہ تعالیٰ اس مختصری کاوش کو میرے لئے' میرے اہل وعیال' والدین اور بہن بھائیوں کے لئے ذریعہ نجات بنادے اور خالص اپنی رضا کے لئے درجہ قبولیت سے نواز دے۔

«آمین یا ربّ العالمین»

ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

وضو کا بیان

وضو شروع کرتے وقت کی دعا

✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وضو کے وقت فرمایا: ﴿ تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ (عبدالرزاق ۲۷۶/۱، مسند احمد ۱۶۵/۳، سنن النسائی ۷۸) "بسم اللہ کہتے ہوئے وضو شروع کرو۔"

✿ سیدنا جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا پھر فرمایا: ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ پھر کہا: "اچھی طرح وضو کرو۔" (مسند احمد ۲۹۲/۳، الدارمی ۲۱/۱، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایۃ والنہایۃ ۸۵/۶ میں اس کی سند کو جید کہا) مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو کی ابتدا میں ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ پڑھنی چاہیے۔

وضو کا طریقہ

✿ سیدنا حمران (جو کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ

پانی ڈالا اور انہیں دھویا پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرے کو تین بار دھویا پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں کو دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا، پھر فرمایا:

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے میری طرح وضو کیا پھر فرمایا: "جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے باتیں نہیں کیں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (موطا ۵۱/۱، ۵۲، صحیح البخاری ۱۵۹)

✿ وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (ابو داؤد ۱۴۲، ترمذی ۳۸، ۳۹، ابن ماجہ ۴۴۷)

✿ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال چھوٹی انگلی سے کریں۔ (تقدمۃ الجرح والتعدیل ص ۳۱، ابن ماجہ ۴۴۶، ترمذی ۴۰، ابو داؤد ۱۴۸)

✿ داڑھی والا شخص اپنی داڑھی کا خلال کرے۔ (ترمذی ۳۱، ابن ماجہ ۴۳۰، المنتقی لابن الجارود ۷۲)

نیز (صحیح البخاری کتاب الوضوء۔ باب من مضمض واستنشق من غرفۃ واحدۃ ۱۹۱) میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ایک ہی چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر ہے۔

مسح کا طریقہ

✿ سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالا پھر سر کے اگلے حصے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو شروع کر کے پیچھے گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہاں دوبارہ اپنے ہاتھوں کو لوٹایا۔ (موطا للامام مالک ۱/۳۹، ۲۰۰ صحیح مسلم ۱۸۵) نیز گردن کے مسح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

کانوں کا مسح

⊙ کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔ نسائی کتاب الطهارة باب مسح الاذنين من الراس (۱۰۲) ابن ماجه باب ماجاء في مسح الاذنين (۴۳۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

⊙ کانوں کے مسح کیلئے نیا پانی لینا ضروری نہیں کیونکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الاذنان من الرأس)) "کان سر سے ہیں" سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۶) نصب الرایہ (۱/۱۸) اگر کانوں کے مسح کیلئے نیا پانی لے لیں تو یہ بھی درست

ہے۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب صفة وضوء النبي ﷺ (۳۰) مسلم كتاب الطهارة باب في وضوء النبي ﷺ (۲۳۶)

وضو سے فراغت کی دعا

⊙ ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) "میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔" یہ دعا پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔ (صحیح مسلم (۲۳۴) سنن ابی داؤد (۱۶۹) سنن النسائی (۱۴۸)

⊙ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)) "اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کیساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں"

اس دعا کو مہر لگا کر اللہ کے عرش کی طرف اٹھا دیا جاتا ہے جہاں وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔ (عمل الیوم واللیلة ۸۱، ۸۳) مستدرک حاکم (۱/ ۵۶۴) یہی دعا کفارہ مجلس کے لئے بھی پڑھی جاتی ہے۔

نوٹ: وضو کرتے وقت ہر عضو کو دھوتے وقت دعا پڑھنے کی کوئی اصل نہیں، اسی طرح وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اور انگلی اٹھا کر دعا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

غسل کا طریقہ

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے ان کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے پھر سارے جسم پر پانی بہاتے۔ (صحیح البخاری ۲۴۸، موطا للامام مالک ۱/۶۵)

اگر دوران غسل شرمگاہ کو ہاتھ لگ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضا)) "جب تم میں سے کوئی اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وضو کرے۔" (موطا للامام مالک، احمد، ابوداؤد وغیرھم بحوالہ مشکوۃ ۳۱۹)

تیمم کا طریقہ

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو

نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جان لو جو تم کہتے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک غسل نہ کرو، مگر راستہ عبور کرتے ہوئے اور اگر تم بیمار ہو یا تم سفر پر ہو تو تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے یا عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا تیمم کرو پس مسح کرو اپنے منہ اور ہاتھوں کا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔" (سورۃ النساء ۴۳) یاد رہے کہ شراب و نشہ کی حرمت اللہ نے مکمل طور پر سورۃ مائدہ آیت نمبر 90 میں کر دی ہے۔

❁ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حالت سفر میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہونے لگا پھر میں نے نماز پڑھی اور واپس آکر رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: "تجھے اس طرح ہی کافی تھا" پھر آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ایک بار مارا اور ان میں پھونک ماری پھر ان کے ساتھ اپنے منہ اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔ (صحیح البخاری ۳۳۸، صحیح مسلم ۳۶۸)

یعنی بائیں ہتھیلی کے ساتھ دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہتھیلی کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کریں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تیمم کے لئے ایک ضرب ہی کافی ہے۔ چہرے پر مسح کے لئے دوبارہ ضرب کی ضرورت نہیں۔

اذان کا بیان

اذان کی فضیلت

● سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کیا اجر ہے تو پھر ان کے لئے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہتا تو وہ قرعہ اندازی سے کام لیتے۔" (صحیح البخاری(۶۵۴)' صحیح مسلم(۴۳۷)

اذان کے کلمات

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ،

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ»

(سنن ابي داود(٤٩٩)

"اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آجاؤ' نماز کی طرف آجاؤ۔ کامیابی کی طرف آجاؤ' کامیابی کی طرف آجاؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

دوہری اذان

● اذان میں شہادت کے چاروں کلمات کو پہلے آہستہ آواز سے کہنا پھر دوبارہ بلند آواز سے کہنا "ترجیع" کہلاتا ہے۔ یہ اذان آپ نے ابو محذورہ ؓ کو سکھلائی۔ (ابو داؤد ۵۰۳' مسلم ۳۷۹)

● ابو محذورہ ؓ کی اذان میں انیس (۱۹) اور اقامت میں سترہ (۱۷) کلمات تھے۔ (ابو داؤد ۵۰۲' مسلم ۳۷۹) یعنی دوہری اذان اور دوہری اقامت لیکن بعض افراد نے دوہری اقامت کو لے لیا مگر دوہری اذان کو بالکل ترک کر دیا ہے اسی

طرح اکہری اقامت کو بھی ترک کر دیا ہے حالانکہ دونوں طرح صحیح احادیث سے ثابت ہے یعنی دوہری اذان کے ساتھ دوہری اقامت اور اکہری اذان کے ساتھ اکہری اقامت۔

صبح کی اذان میں ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کے بعد مؤذن دو مرتبہ کہے: ((اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ)) "نماز نیند سے بہتر ہے۔" (سنن ابی داود ۵۰۰، ابن خزیمہ ۳۸۵-۳۸۶) یہ نبی ﷺ کی سنّت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایجاد نہیں جیسا کہ شیعہ حضرات کا خیال ہے۔ نیز شیعہ کی اذان میں جو ((اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ..... الخ)) والا اضافہ ہے یہ فقہ جعفری کی رو سے بھی درست نہیں (الفقیہ من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۱۸۸) تفصیل کے لئے دیکھیں (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۱۰۱ تا ۱۰۸)

اذان کا جواب

● سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مؤذن ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہے تم بھی ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہو پھر وہ ((اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) کہے تو تم بھی ((اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) کہو پھر وہ ((اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ)) کہے تم بھی ((اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ)) کہو پھر جب وہ کہے ((حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ)) تو تم ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) کہو پھر

وہ ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کہے تو تم ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) کہو پھر وہ ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہے تم بھی ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہو پھر جب وہ ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) کہے تم بھی ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) کہو، جس نے دل سے یہ کلمات کہے جنت میں داخل ہو گیا۔" (صحیح مسلم ۳۸۵، سنن ابی داود ۵۲۷) اذان میں محمد ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اقامت کے کلمات

«اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ»

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ۔ بے شک نماز کھڑی ہو گئی، بے شک نماز کھڑی ہو گئی۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

«اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ» کے جواب میں علیحدہ کلمات کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ ان کلمات کو اسی طرح دھرانا چاہیے اسی طرح «قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ» کے جواب میں «اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا» کہنا بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اذان کے بعد درود

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: "جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کلمات کہو پھر مجھ پر درود پڑھو جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے علاوہ کسی کے لائق نہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کے لئے شفاعت حلال ہو گئی۔"

صحیح مسلم (٣٨٤) سنن ابی داؤد (٥٢٣)

اذان سے قبل درود پڑھنا ثابت نہیں اسی طرح اذان کے بعد مصنوعی درود کا بھی کوئی تصور نہیں ہمیں درود وہی پڑھنا چاہیے جو صحیح حدیث سے ثابت ہو اور وہ درود ابراہیمی ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ» (صحیح البخاري (٦١٤) سنن أبي داؤد (٥٢٩)

"اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

یہ دعا پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حلال ہو جائے گی۔ نیز اس دعا میں «والدَّرجة الرَّفيعة» اور «وارزقنا شفاعتهٗ يوم القيامة» کا اضافہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

«أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا»

(صحیح مسلم (٣٨٦)، سنن أبي داؤد (٥٢٥)

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ اکیلا

ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔"

اذان اور اقامت کے درمیان دعا

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی' پس تم دعا کرو۔" (ابن خزیمۃ ۴۲۶۔ ۴۲۷' شرح السنۃ ۱/۳۹۵' نیل المقصود ۵۲۱)

نماز کا بیان

نماز کے اذکار اور طریقہ

❁ غسل اور وضوء سے اچھی طرح مسنون طریقے سے فارغ ہو کر جس نماز کا پڑھنا مقصود ہو اس کی نیت (دل میں) کر کے قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔

نوٹ: زبان سے نیت کرنے کی کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔

رفع الیدین کرنا

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ" (صحيح البخاري (٧٢٥)، صحيح مسلم (٣٩٠)

"بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں تک رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور «سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» کہتے اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔"

نماز اگر تین یا چار رکعات ہو تو دوسری رکعت سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

«أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهُ»

(سنن النسائي (١١٨١) ابن خزيمة (١/ ٣٤٤)

"نبی کریم ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ان تمام

مقامات پر رفع الیدین کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔"

- یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام نافع نے بھی بیان کی ہے۔

(صحیح البخاری ۷۳۹) رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں ملاحظہ ہوں: (قطف الازہار المتناثرۃ للسیوطی ص:۹۵) (نظم المتناثر من الحدیث المتواتر لابی الفیض الکتانی ص:۵۸) (لقط اللآلی المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ للزبیدی ص۲۰۷) رفع الیدین کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہے تفصیل کے لئے دیکھیں «التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لہا ناسخ» نیز بغلوں میں بت چھپانے والا جو قصہ عوام میں مشہور ہے اس کا ذکر کسی حدیث یا تاریخ کی کتاب میں موجود نہیں اور عقلاً بھی محال ہے۔ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔ (ابو داؤد ۷۵۳) ترمذی (۲۳۹) آپ ﷺ کے ہاتھوں کی انگلیاں نہ زیادہ کھلی ہوتیں اور نہ ہی خوب ملی ہوتیں۔ ابن خزیمہ باب نشر الاصابع عند رفع الیدین فی الصلاۃ (۴۵۹)

نماز میں ہاتھ باندھنا

- سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

«كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى

عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ» (صحیح البخاري (٧٤٠)

"لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر نماز میں باندھیں۔"

عربی زبان میں درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک کو ذراع کہتے ہیں اگر دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع یعنی بائیں کہنی تک پہنچایا جائے تو ہاتھ لامحالہ ناف سے اوپر یعنی سینے پر ہی آتے ہیں۔

- سیدنا ھلب طائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«رَأَیْتُ النَّبِيَّ ﷺ یَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِہِ وَعَنْ یَسَارِہِ وَرَأَیْتُہُ یَضَعُ ھٰذِہِ عَلٰی صَدْرِہِ» (مسند أحمد ٥/ ٢٢٦)

"میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اپنی دائیں اور بائیں دونوں جانب سے (نماز سے) پھرتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا اس (ہاتھ) کو اپنے سینے پر رکھتے تھے۔"

- سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہِ»

(صحیح ابن خزیمۃ ١/ ٢٤٣، (٤٧٩)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھا۔"

نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں طرفین کے دلائل کا مطالعہ کرنے کے لئے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب "نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟"

دعائے استفتاح

- پھر اس کے بعد مذکورہ دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھیں:

«اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا، کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ»

(صحیح البخاري (٧٤٤)، صحیح مسلم (٥٩٨)

"اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب میں کی ہے' اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے' اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولوں سے دھو ڈال۔"

«وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ، وَنُسُكِيْ، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ . وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ»

(سنن أبي داود(٧٦٠)، صحيح مسلم(٧٧١)

"میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی جانب سونپ دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یکسو مسلمان ہو کر اور میں مشرکوں سے نہیں' یقیناً میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت' اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

جو سب جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا میرے سارے گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں تو میری اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کر تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں' مجھ سے برے اخلاق پھیر دے' تیرے سوا برے اخلاق کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' حاضر ہوں تمام نیکیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائیوں کو تیری جانب منسوب نہیں کیا جاتا' میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف التجا کرتا ہوں' تو برکت والا اور بلندیوں والا ہے میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔"

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا»

(سنن أبي داود(٨٠٧)، مسند أحمد(٤/ ٨٥)

"اللہ سب سے بڑا ہے' بہت بڑا' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کثرت کے ساتھ' صبح وشام ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔"

دعائے استفتاح کے بعد تعوذ پڑھیں

«أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ»

(سنن أبي داود(٧٧٥) مصنف عبدالرزاق(٢/ ٧٥)

"میں اللہ تعالیٰ سننے والے اور جاننے والے کی شیطان مردود سے اس کے وسوسے سے، تکبر کی ہوا اور جادو کی پھونکار سے پناہ مانگتا ہوں۔"

● اس کے بعد "بسم اللہ" سمیت سورۃ الفاتحہ پڑھیں:

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝١ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٢ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝٣ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝٤ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝٥ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝٦ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝٧﴾

(الفاتحة ١/ ١-٧)

"اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے، جو

نہایت مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھی راہ پر چلائے رکھ، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کی راہ جو گمراہ ہوئے۔"

سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں

● سورہ فاتحہ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»

(صحيح البخاري(٧٥٦)، صحيح مسلم(٣٩٤)

"جس شخص نے نماز میں سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہے۔"

یہ حدیث عام ہے، نمازی امام ہو یا مقتدی، منفرد ہو یا مسبوق سب کو شامل ہے، اسکے بغیر کوئی نماز نہیں نماز خواہ فرض ہو یا سنت، جنازہ ہو یا عیدین وغیرہ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے (جزء القراءة ص:١٠، رقم(١٩)) میں اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل کیلئے دیکھیں: ((تحقیق الکلام)) اور ((توضیح الکلام)) مقتدی کو جہری نماز میں امام کے پیچھے صرف سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیئے جبکہ سری نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیت پڑھی جاسکتی ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی قراءت کے بعد باآواز بلند "آمین" کہنا

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

(صحيح البخاري(٧٨٠)، صحيح مسلم(٤١٠))

"جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو گئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ آمین اونچی کہنی چاہیئے کیونکہ مقتدی کو امام کی آمین کا تبھی علم ہو گا جب وہ اونچی کہے گا' چنانچہ (صحیح البخاری۔ باب جهر الامام بالتامین) میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آمین کہی کہ مسجد گونج گئی نیز دیکھیں (مصنف عبدالرزاق (۲/۹۶)' الاوسط لابن المنذر(۳/۳۶)

یہودیوں کا "آمین" سے چڑنا

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:

«مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ» (الأدب المفرد(٩٨٨)، ابن ماجة(٨٥٦)، ابن خزيمة (٥٧٤، ٥٧٥)

"جس قدر یہودی تمہارے سلام اور آمین پر چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز پر نہیں چڑتے۔"

اور (بیہقی ۲/۵۶) میں ((عَلٰی قَوْلِنَا خَلْفَ الْإِمَامِ آمِیْن)) کے الفاظ ہیں یعنی امام کے پیچھے آمین کہنے پر یہودی جتنا حسد کرتے ہیں اتنا کسی چیز پر نہیں کرتے اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے دیکھیں کتاب: "آمین بالجہر"

مسنون قراءت

- اس کے بعد قرآن مجید سے جو سورت یا آیات آسان معلوم ہوں ان کی تلاوت کریں سورۃ فاتحہ کے بعد جتنی چاہے انسان قراءت کر سکتا ہے البتہ نبی ﷺ سے بعض مخصوص سورتوں کی قراءت مختلف نمازوں میں منقول ہے:

- فجر کی نماز میں:

1. ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴾ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ۔ باب القراۃ فی الصبح(۴۵۸)
2. ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ۔ باب القراۃ فی

الصبح(۴۵۵)

3. ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴾ (صحیح مسلم - کتاب الصلوٰۃ - باب القراۃ فی الصبح(۴۵۶)

4. ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ (سنن النسائی(۱۵۸/۲ - ۲۵۳)

5. دونوں رکعتوں میں ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ﴾ (سنن ابی داؤد - کتاب الصلوٰۃ - باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرکعتین ۸۱۶)

- ظہر و عصر کی نماز میں:

1. ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ اور ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ (صحیح مسلم - ۴۵۹ - ۴۶۰)

2. ﴿ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴾ اور ﴿ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴾ (سنن ابی داؤد - باب قدر القراۃ فی صلاۃ الظہر والعصر ۸۰۵)

- مغرب کی نماز میں:

1. سورۃ طور (صحیح البخاری - صفۃ الصلوٰۃ - باب الجہر فی المغرب (۷۶۵)

2. ﴿ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴾ (صحیح البخاری - باب القراۃ فی المغرب ۷۶۳)

3. سورۃ اعراف (سنن النسائی ۱۷۰/۲)

- عشاء کی نماز میں:

1. ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾ (صحیح البخاری - صفۃ الصلوٰۃ - باب القراۃ فی العشاء(۷۶۹)

2. معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ نے عشاء کی نماز میں ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴾ اور ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ اور ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ پڑھنے کے لئے کہا۔ (صحیح البخاری - کتاب الجماعۃ والامامۃ(۷۰۵)

- جمعہ کے دن نماز فجر میں:

﴿ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ﴾ (صحیح البخاری - کتاب الجمعۃ - باب مایقرأ فی صلوٰۃ الفجر یوم الجمعۃ(۸۹۱)

- نماز جمعہ اور عیدین میں:

1. ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ (صحیح مسلم - کتاب الجمعۃ - باب مایقرأ فی صلاۃ الجمعۃ(۸۷۸)

2. نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون (صحیح مسلم - کتاب الجمعۃ - باب مایقرأ فی صلاۃ الجمعۃ(۸۷۸)

3. عیدین میں ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴾ اور ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ﴾ (صحیح مسلم - صلوٰۃ العیدین - باب مایقرأ فی صلوٰۃ العیدین ۸۹۱)

یاد رہے کہ ان سورتوں کی قرأت نماز میں مسنون ہے ضروری نہیں کیونکہ

نبی ﷺ نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری قرار دیا ہے اور اس کے بعد کی قراءت میں اختیار دیا ہے نیز سورتوں کو قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے پڑھنا بہتر ہے ضروری نہیں یعنی اگر کسی آدمی نے رکعتوں میں سورتوں کی ترتیب الٹ دی تو سجدہ سہو نہیں پڑتا۔ قراءت سے فارغ ہو کر "اللہ اکبر" کہیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ اللہ اکبر رکوع میں جھکنے کے ساتھ ہی کہیں۔

رکوع کا طریقہ

- رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی ہو سر نہ زیادہ نیچے ہو اور نہ زیادہ اونچا دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ (صحیح مسلم(۴۹۸)' صحیح البخاری-باب سنۃ الجلوس فی التشھد(۸۲۸)
- ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو جس نے نماز خراب کی تھی یہ حکم دیا کہ رکوع کی حالت میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرو۔ (صفۃ صلاۃ النبی ص-۱۳۰)
- رکوع کی حالت میں کہنیاں پہلوؤں سے دور ہوں۔ (جامع الترمذی(۲۶۰)' ابو داؤد(۷۳۰-۷۳۱)
- دونوں ہاتھوں کو تان کر رکھیں ذرا خم نہ ہو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو

اور گھٹنوں کو مضبوط تھام لیں۔ (سنن ابی داؤد- کتاب الصّلاۃ(۷۳۴)

رکوع کی دعائیں

- تین بار یہ دعا پڑھیں: ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ ﴾ (سنن ابی داؤد(۸۷۰)' بیھقی(۸۶/۲)
- ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ﴾ (صحیح مسلم(۷۷۳)' سنن النسائی(۱۰۴۳)' مسند احمد(۳۸۲/۵) "پاک ہے میرا رب عظمت والا۔" اس دعا کو زیادہ بار تکرار کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ ایک رات آپ نے قیام اللیل میں سورۃ بقرہ' نساء اور آل عمران پڑھی پھر آپ نے اتنا ہی وقت رکوع میں لگایا اور بار بار مذکورہ دعا پڑھتے رہے۔
- «اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ»

(سنن النسائي(۱۰۵۰)

اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور

تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر توکل کیا تو میرا رب ہے' میرے کان' میری آنکھیں' میرا خون' میرا گوشت' میری ہڈیاں' میرے اعصاب اللہ کے لئے خشوع کرتے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔"

● نیز یہ دعا بھی پڑھئے:

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»

(صحيح البخاري(٧٩٤)

"اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے' اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

● اور یہ دعا بھی پڑھئے:

«سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ»

(صحيح مسلم(٤٨٧)، ١/ ٣٥٣)

"بہت پاکیزگی والا' بہت مقدس ہے فرشتوں اور روح کا رب۔"

رکوع کے بعد قیام کی دعائیں

● رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہیں: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» "سن لی اللہ تعالیٰ نے اس کی بات جس نے اس کی حمد بیان کی۔" اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں پھر «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» یا «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ»

کہیں۔ (صفۃ صلاۃ النبی ﷺ' ص: ١٣٦) "اے ہمارے رب! تعریف تیرے لئے ہے۔"

● یا یوں کہیں:

«سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ» (صحيح مسلم(٤٧٦)

"اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی' پروردگار! حمد تیرے ہی لئے ہے اتنی کہ تمام آسمان بھر جائیں' تمام زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جو تو چاہے۔"

● نیز یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»

(صحيح مسلم(٤٧٧)، سنن أبي داود(٨٤٧)، سنن النسائي (٢/ ١٩٨-١٩٩)

"اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے لئے حمد اتنی ہے کہ آسمان بھر

جائیں اور زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر چیز بھر جائے جو تو چاہے، اے ثنا اور بزرگی والے! جو کچھ تیرا بندہ کہہ رہا ہے وہ بالکل درست ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں، اے اللہ! جو کچھ تو عطا کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک دے اس کو کوئی دینے والا نہیں کسی دولت والے کو اس کی دولت تیرے ہاں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔"

● سیدنا رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نبی مکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہا ایک آدمی نے آپ کے پیچھے یہ کلمات کہے: ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)) "اے ہمارے پروردگار! اور تیرے ہی لئے تمام تعریف ہے، تعریف زیادہ، پاکیزہ جس میں برکت ڈال دی گئی۔" جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس آدمی نے کہا: "میں" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھے کہ ان کلمات کو پہلے کون تحریر کرے۔" (صحیح البخاری (۷۹۹)، سنن ابی داؤد (۷۷۰)، سنن النسائی (۱۰۶۱))

سجدے کی کیفیت

1 اس کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اس طرح کہ پہلے

دونوں ہاتھوں کو رکھیں، اس کے بعد گھٹنوں کو۔ (سنن ابی داؤد (۸۴۰)، سنن النسائی (۱۰۹۰)) پہلے گھٹنے رکھنے والی روایت ضعیف ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں "آپ کے مسائل" جلد ۱، ص ۳۳۵ تا ۳۳۷)

2 سجدے میں ناک، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے سرے زمین پر لگ جائیں۔ (صحیح البخاری (۸۱۲)، صحیح مسلم (۴۹۰))

3 سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ (ابن خزیمۃ (۶۴۲)، مستدرک حاکم (۲۲۷/۱))

4 سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں کے برابر رکھیں۔ (سنن ابی داؤد (۷۳۴-۷۳۶))

5 اسی طرح سجدے میں ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔ (مستدرک حاکم ۲۲۸/۱، ابن خزیمۃ (۶۵۴))

6 سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں اور قدم کھڑے ہوں۔ (صحیح البخاری (۸۲۸)، سنن ابی داؤد (۷۳۲))

7 سجدے میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور ہوں، سینہ، پیٹ، رانیں زمین سے اونچی ہوں۔ پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں۔ بحوالہ حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ (سنن ابی داؤد (۷۳۰-۷۳۴)، ابن الجارود (۱۹۲))

8 سجدے کی یہی کیفیت مرد و عورت کے لئے یکساں ہے عورت کے لئے علیحدہ

طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

سجدے کی دعائیں

● رکوع کی دعاؤں میں سے آخری دو دعائیں اسی طرح سجدے میں بھی پڑھنا ثابت ہے' اس کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں:

«اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»

(صحيح مسلم(٤٨٦)

"اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیرے معاف کرنے کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا' تیری تعریف اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی۔"

یہ دعا قنوت نازلہ میں بھی پڑھی جاتی ہے:

● «اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ

فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ»

(صحيح مسلم(٧٧١)، دار قطني ١/ ٢٩٧، أبو عوانه ٢/ ١٠٢، طحاوي(١/ ١٦٠)

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا تو میرا رب ہے' میرا چہرہ اس ذات کے آگے سجدہ ریز ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی اور اس کی شکل کو حسن بخشا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے پس اللہ برکت والا ہے جو نہایت عمدہ تخلیق کرنے والا ہے۔"

نوٹ: ((وَأَنْتَ رَبِّي)) کے الفاظ طحاوی میں اور ((فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ)) کے الفاظ دار قطنی اور ابو عوانہ میں ہیں۔

● ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) "پاک ہے میرا سب سے اونچا رب" (صحیح مسلم(٧٧٢)' سنن النسائي(٢٢٦/٣)' مسند احمد(٣٨٢/٥)' ابن ماجة(٣٨٧/١)

یہ کم از کم تین بار پڑھیں۔ (ابن ماجة(٨٨٨)

● ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ))

"اے اللہ! مجھے میرے چھوٹے' بڑے' پہلے' پچھلے' ظاہری اور مخفی تمام گناہ بخش دے۔" (صحیح مسلم(٤٨٣)' ابو داؤد(٨٧٨)

دو سجدوں کے درمیان جلسہ اور دعا

- پھر ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہہ کر پہلے سجدے سے سر اٹھا کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اس طرح کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔
- اپنے قدموں اور ایڑیوں پر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔ (مسلم مع شرح نووی ۵/۱۷ (۵۳۶)
- پھر یہ دعا پڑھیں: ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ)) (سنن ابی داؤد: ۸۷۴) "اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔" پھر اس کے بعد ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہہ کر دوسرا سجدہ کریں اور مذکورہ دعاؤں میں سے جونسی دعا چاہیں پڑھیں۔
- دوسرے سجدے کی دعاؤں سے فارغ ہو کر "اللہ اکبر" کہہ کر جلسہ استراحت کے لئے اسی طرح بیٹھ جائیں جیسے آپ پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تھے۔ (صحیح البخاری (۸۲۳) جلسہ استراحت کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کو اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھیں (صحیح البخاری۔ باب کیف یعتمد علی الارض إذا قام من الرکعة (۸۲۴)
- اسی طرح دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔ (صحیح البخاری، سنن النسائی)

دوسری رکعت کے اذکار، التحیات کا طریقہ اور دعائیں

- دوسری رکعت کی ابتدا میں ﴿تَعَوُّذ﴾ پڑھنا بہتر ہے اور یہ قرآن مجید کے عموم سے ثابت ہوتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ "جب بھی آپ قرآن مجید کی قراءت کریں تو اعوذ باللہ پڑھیں" پھر اس کے بعد ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ سے لے کر سورۃ فاتحہ کے آخر تک پڑھیں اور اس کے بعد جو جی چاہے سورت یا آیت پڑھیں اسی طرح اپنی ساری رکعت مکمل کر کے تشہد بیٹھ جائیں دوسری رکعت پر اس طرح بیٹھ جانے کو قعدہ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔
- دوسری رکعت میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ (بخاری ۸۲۷، ۸۲۸)
- دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھیں۔ (مسلم ۵۷۹)
- دایاں ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ (مسلم ۵۷۹)
- جب آپ تشہد کے لئے بیٹھیں تو دائیں ہاتھ کی شکل اس طرح بنائیں کہ شہادت والی انگلی کھڑی ہو اور انگوٹھا درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بنائیں اور انگلی کے ساتھ اشارہ کریں اور ہلائیں۔ (مسلم ۵۷۹، نسائی ۸۸۸)

- تشہد میں شہادت کی انگلی میں تھوڑا سا خم کریں۔ (ابو داود ۹۹۱' ابن خزیمہ ۷۱۹' ابن حبان ۱۹۴) اسے رفع سبابہ کہتے ہیں۔
- ہاتھ کا حلقہ بنانا اور شہادت والی انگلی کو اٹھانا تشہد بیٹھنے سے لیکر سلام پھیرنے تک ہے اور جو لوگ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ)) پر انگلی اٹھاتے اور ((اِلَّا اللّٰهُ)) پر رکھ دیتے ہیں' پھر حلقہ بھی چھوڑ دیتے ہیں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔
- نماز اگر دو رکعت ہے تو تشہد' درود اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں اور اگر نماز تین یا چار رکعت ہے تو تشہد کی حالت میں سلام پھیرے بغیر "اللہ اکبر" کہیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے اٹھ جائیں پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں جیسے پہلے کیا تھا اور اگر سورۃ فاتحہ کے ساتھ مزید کوئی سورت یا آیات پڑھ لیں تو بھی درست ہے۔ (صحیح مسلم - کتاب الصلوٰۃ - باب القرأۃ فی الظهر والعصر (۴۵۲) پھر حسب سابق دو رکعت مکمل کر کے بیٹھ جائیں۔ اور آخری قعدہ میں داہنا پاؤں قبلہ رخ کر کے کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکالا جائے اور بائیں جانب کی سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھا جائے اس طرح بیٹھنے کو تورّک کہتے ہیں (بخاری ۸۲۷' ابو داود ۷۳۰' ابن حبان ۵/۱۸۲' ۱۸۳)
- دایاں پاؤں بچھا کر رکھنا بھی جائز ہے۔ (مسلم ۵۷۹)
- اس طرح بیٹھنے کے بعد یہ کلمات پڑھیں:

«اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ»

(صحيح البخاري (۸۳۱، ۸۳۵) صحيح مسلم (۴۰۲)

"تمام قولی' بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلامتی ہو تجھ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں' سلامتی ہو ہم پر اور اس کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

- پھر درود شریف پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ»

(صحيح البخاري (۳۳۷۰)، صحيح مسلم (۴۰۶)

"اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح رحمت نازل کر جس طرح تو

نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی' بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے' اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی' بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے۔"

● اور یہ درود پڑھنا بھی ثابت ہے:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ»

(صحيح البخاري(٣٣٦٩-٦٣٦٠) صحيح مسلم(٤٠٧)

"اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بیشک تو تعریف و بزرگی والا ہے۔"

آخری تشہد میں سلام سے قبل دعا مانگنا

پھر مذکورہ دعاؤں سے جو جی چاہے دعا مانگ لیں' آخری تشہد سے فارغ

ہونے کے بعد چار چیزوں سے پناہ طلب کرنے کا حکم ہے۔

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یوں دعا کرے۔":

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ»

(صحيح البخاري(١٣٧٧)، صحيح مسلم(٥٨٨)

"اے اللہ! میں جہنم کے عذاب' قبر کے عذاب' زندگی و موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے شر سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔"

● نبی ﷺ اس طرح بھی دعا مانگتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»

(صحيح البخاري(٨٣٢)، صحيح مسلم(٥٨٩)

"اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور

زندگی و موت کے فتنہ سے اور گناہ و قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

- «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ»

(صحيح البخاري(٨٣٤)، صحيح مسلم(٢٧٠٥))

"اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا' تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں تو مجھے بخش دے' بخشش تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

- «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ»

(صحيح مسلم(٧٧١)، سنن أبي داؤد(٧٦٠))

"اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا اور جو میں نے

زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمَنَّانُ يَابَدِيْعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ»

(مسند أحمد(٣/ ١٥٨)، سنن أبي داود(١٤٩٥)، ابن ماجة (٢/ ٤٣٦)، سنن نسائي(١٢٩٩)، كتاب التوحيد لابن مندة (٢/ ٤٤))

"اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' تو احسان کرنے والا ہے' اے آسمانوں اور زمین کے موجد اے بزرگی و عزت والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تجھ سے جنت کا طلبگار ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

سلام پھیرنا

- اس کے بعد دائیں اور بائیں طرف «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» کے

الفاظ کے ساتھ سلام پھیر دیں۔

● دائیں طرف «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ» اور بائیں طرف «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» بھی کہہ سکتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد ۹۹۷)

سلام کے بعد کی دعائیں

● نبی ﷺ سے نماز کے بعد اونچی آواز سے «اَللّٰهُ اَكْبَرُ» کہنا اور دیگر اذکار ثابت ہیں جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا مکمل ہونا تکبیر (یعنی «اَللّٰهُ اَكْبَرُ») سے پہچان لیتا تھا۔ (صحیح البخاری - کتاب صفة الصلوٰة - باب الذکر بعد الصلوٰة ۸۴۱ - ۸۴۲) یاد رہے کہ نماز کے بعد یا دیگر مواقع پر «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ» کی ضربیں لگانا' مصنوعی ذکر کے طریقے اور مروجہ اجتماعی دعا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

● تین مرتبہ «اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ» کے بعد «اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ» پڑھیں۔ (صحیح مسلم ۵۹۱' سنن النسائی ۳/۶۸) "اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے اے بزرگی و عزت والے تو برکت والا ہے۔"

نوٹ: اس دعا میں «وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ» کا اضافہ ثابت نہیں۔

● «اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ» (سنن ابی داؤد ۱۵۲۲' سنن النسائی ۳/۵۳) "اے اللہ! اپنا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔"

● «رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» (صحیح مسلم ۷۰۹) "اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" نیز یہ دعا رات سوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہے۔ (تین مرتبہ)

● «اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةَ أَمْرِيْ، وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»

(عمل اليوم والليلة (۱۳۷)، سنن النسائي (۳/ ۷۳)، ابن خزيمة (۷٤٥))

"اے اللہ! میرے لئے میرا دین سنوار دے جس کو تو نے میرے لئے میرے کام کے بچاؤ کا سبب بنایا اور میرے لئے میری دنیا سنوار دے جس میں تو نے میری معیشت رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضامندی

کے ذریعے تیرے غصے سے پناہ پکڑتا ہوں اور تیری عافیت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ پکڑتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو عطا کر دے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو روک دے اسے دینے والا (داتا) کوئی نہیں اور کسی دولت مند کو تجھ سے اس کی دولت مندی کوئی کام نہیں آئے گی۔"

● «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَلاَ نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ»

(صحيح مسلم(٥٩٤)، سنن أبي داود(١٥٠٦))

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ‘وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی طاقت نقصان سے بچنے کی اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کے لئے نعمت ہے اور

اسی کے لئے فضل اور اسی کے لئے اچھی تعریف اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہم اپنی عبادت اسی کے لئے خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناپسند لگے۔"

● «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»

(صحيح البخاري(٨٤٤)، صحيح مسلم(٥٩٣))

"اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں‘ بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو روک دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیرے ہاں اس کی دولت نفع نہیں دے سکتی۔"

● ۳۳ مرتبہ «سُبْحَانَ اللّٰهِ»‘ ۳۳ مرتبہ «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ»‘ ۳۳ مرتبہ «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» اور سو پورا کرنے کے لئے «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» یہ دعا پڑھنے والے کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح

مسلم (۵۹۷)، مسند احمد (۳۷۱/۲ - ۴۸۳) یا ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) کو ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔ (مسلم ۵۹۶) یہ تسبیحات رات سونے کے وقت بھی پڑھی جاتی ہیں۔

- آخری دونوں سورتیں پڑھیں۔ (ابوداود ۱۵۲۳، سنن نسائی ۱۳۳۵)

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ ﴾

(الفلق ۱۱۳/ ۱-۵)

"آپ کہہ دیں: "میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی سے جسے اس نے پیدا کیا ہے، اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے، اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔"

- ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝ مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ ۝ ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝ ﴾ (الناس ۱۱۴/ ۱-۶)

"آپ کہہ دیں: "میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جن ہو یا انسان۔"

- سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ (الترغیب والترہیب ۲/ ۴۵۳، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۰۵)

﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝ قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝ ﴾

(الأخلاص ۱۱۲/ ۱-۴)

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ O کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے پرواہ ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔"

- ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھیں۔ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۱۰۰) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۹۷۲) ۲/ ۶۹۷) نیز آیۃ الکرسی سوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہے:

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ (البقرۃ ۲/ ۲۵۵)

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے اس کی اجازت کے بغیر۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے' اور وہ اس کے علم سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے' اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر عظمت والا ہے۔"

- «اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»

(صحيح البخاري(٦٣٥٦)، سنن النسائي(٥٤٦٢)

"اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور گھٹیا (رذی) عمر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

صبح کی نماز کے بعد اذکار کی فضیلت

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر طلوع شمس تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھا رہا پھر سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اس کے لئے (یہ عمل) ایک مکمل حج اور عمرہ کے برابر ہے۔" اجامع الترمذی(۵۸۶)' صحیح الجامع الصغیر(۶۳۴۶)

- سیدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو کہتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلاً مُتَقَبَّلاً وَّرِزْقًا طَيِّبًا))
"اے اللہ! میں تجھ سے مفید علم' مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔" (مسند احمد ۶/ ۲۹۴' ۳۰۵' ۳۲۲ - ابن ماجة (۹۲۵)

- دس بار یہ کلمات کہیں: ((لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) (صحیح مسلم(۲۶۹۳)' شرح السنة(۵/ ۵۷) مسند احمد(۵/ ۴۱۵)

نماز کے متفرق مسائل

صف بندی

● صف درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے' سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ»

(صحيح البخاري، باب إقامة الصف من تمام الصلوة(٧٢٣)

"اپنی صفیں درست کرو بے شک صفوں کا درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے۔"

● سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ»

(سنن أبي داؤد(٦٦٥) مصنف عبدالرزاق(٢/ ٧٥)

"تم ضرور ہی اپنی صفوں کو درست کر لو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔"

سنن ابی داؤد(٦٦٢) میں ﴿ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ ﴾ "ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔" کے الفاظ ہیں۔

● سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَقِيْمُوْا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوْا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ»

(سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف(٦٦٦)

"صفوں کو قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور شگاف بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو کاٹے گا۔"

● امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((اَلْفُرُجَاتُ جَمْعُ فُرْجَةٍ وَهِيَ الْمَكَانُ الْخَالِيْ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ)) (الترغيب والترهيب ١/ ٣٢٨) اس حدیث میں شیطان کے

لئے فرجات چھوڑنے کی جو ممانعت آئی ہے اس میں فرجات فرجۃ کی جمع ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ۔

معلوم ہوا کہ صف بندی کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ نہیں ہونی چاہیئے۔

صف بندی کس طرح ہو؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا کرتے وقت کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملا کر کھڑے ہوتے تھے اور صف بندی میں مبالغے سے کام لیتے تھے' سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی احادیث میں کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانے کی وضاحت ہے ملاحظہ ہو۔ (صحیح البخاری - باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف)

- نیز انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے ختم ہونے کے ساتھ ہی جو خرابیاں رونما ہو رہی تھیں' ان میں سے صفوں کی صحیح درستگی نہ ہونے کا انہوں نے تذکرہ کیا۔ (صحیح البخاری - باب اثم من لم یتم الصفوف ۷۲۳)

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِعْتَدِلُوْا فِي صُفُوْفِكُمْ فَإِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ

ظَهْرِيْ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُ اَحَدَنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ وَلَوْ ذَهَبْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَتَرَىٰ اَحَدَهُمْ كَاَنَّهٗ بَغْلٌ شَمُوْسٌ»

(المصنف لابن أبي شيبة، باب ما قالوا في إقامة الصف (٣٥٦٤)، ١/٣٠٨، مطبوعه دار التاج بيروت)

"اپنی صفوں میں برابری کرو بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں" انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "البتہ میں نے دیکھا ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اس کے پاؤں سے چپکا دیتا تھا اور اگر تو آج کسی کے ساتھ ایسا کرے تو ان میں سے ہر کسی کو دیکھے گا کہ (وہ ایسے بھاگتا ہے) گویا وہ شریر خچر ہے۔" نیز دیکھیں: (فتح الباری (۲۱۱/۲)' وعمدۃ القاری (۳۶۰/۵)

معلوم ہوا کہ دور صحابہ کے ختم ہونے کے ساتھ ہی لوگ اس سنت سے روگردانی کرنے لگ گئے تھے اور بخاری کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ صفوں کی عدم درستگی کا ہی شکوہ کرتے ہیں۔ یعنی اگر کسی کے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملاؤ اور کندھے کے ساتھ کندھا تو وہ شریر خچروں کی طرح بدکتا ہے' اللہ تعالی صحیح عمل کی توفیق بخشے۔ آج بھی کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نماز میں پاؤں نہیں ملاتے بلکہ پاؤں سیدھے رکھنے کی بجائے ٹیڑھے رکھتے ہیں حالانکہ پاؤں

سیدھے رکھنا سنّت ہے۔

⦿ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ»

(سنن أبي داود، كتاب الصلاة باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة(٧٥٤)، البيهقي ٢/ ٣٠، التمهيد ٢٠/ ٧٣)

"پاؤں کو سیدھا کرنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنّت میں سے ہے۔"

سترہ

نمازی کو نماز ادا کرنے کے لئے اپنے سامنے سترہ رکھنا چاہئے جس کی اونچائی ایک ہاتھ یا کم از کم پونا ہاتھ ہو ہاتھ سے مراد درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک کا حصہ ہے اور سترے کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی چاہئے۔

⦿ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ»

(سنن أبي داود، باب الدنو من السترة(٦٩٥)

"جب تم میں سے کوئی آدمی سترے کی طرف نماز پڑھے تو اس کے

قریب ہو جائے تو شیطان اس کی نماز نہیں توڑے گا۔"

نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔

⦿ نبی ﷺ نے فرمایا: "نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس کا گناہ کس قدر ہے تو بہتر ہے اس کے لئے کہ وہ چالیس تک ٹھہر جائے --- راوی حدیث کہتے --- "یہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے چالیس دن، مہینے یا سال فرمایا۔" (صحیح البخاری۔ کتاب الصلوۃ۔ باب اثم المار بین یدی المصلی ۵۱۰)

⦿ اسی طرح فرمایا: "نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے نمازی اس کو حالت نماز میں گزرنے سے روک سکتا ہے۔" (صحیح البخاری۔ باب یرد المصلی من مر بین یدیہ ۵۰۹)

⦿ سترے کے بغیر نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ﴾ (صحیح ابن خزیمۃ۔ باب النھی عن الصلوۃ الی غیر سترۃ ۸۰۰)

"سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو۔"

⦿ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں بھی سترے کا خیال رکھتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے ستون کے قریب کر کے فرمایا: ﴿صَلِّ إِلَيْهَا﴾ "اس کی طرف نماز پڑھو۔" اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستونوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی خاطر جلدی کرتے تھے۔ (صحیح

البخاری کتاب الصلوۃ۔ باب الصلوۃ الی الاسطوانۃ)

✿ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَدْ نَصَبَ عَصًا يُصَلِّي إِلَيْهَا"

(معجم الأوسط لابن المنذر(٥/ ٨٩، (٢٤٢٧)، طبقات ابن سعد(٧/ ١١، المصنف لابن أبي شيبة(١/ ٢٧٧)

"میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔"

معلوم ہوا کہ سترے کی بہت اہمیت ہے اس کا خیال مسجد و صحرا ہر مقام پر رکھنا چاہیے تاکہ شیطان نماز قطع نہ کرے اور گزرنے والے کو بھی پریشانی نہ ہو۔ مسجد میں نماز ادا کریں تو کوشش کریں کہ دیوار کے قریب یا کسی ستون کی اوٹ میں یا سامنے کوئی رحل وغیرہ رکھ لیں تاکہ سترے کا صحیح اہتمام ہو سکے اور صرف خط کھینچ کر اسے سترہ قرار دینے والی روایت درست نہیں' یہ روایت مسند احمد' ابن ماجہ اور سنن ابی داود وغیرہ میں مروی ہے یہ مضطرب بھی ہے اور اس کی سند میں ابو عمرو بن محمد بن حریث اور حریث دونوں مجہول راوی ہیں۔ اس روایت کو دار قطنی' بغوی' نووی' عراقی اور طحاوی وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔

(المجموع(۳/ ۲۳۶ وغیرہ)

"بسم اللہ" آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا

"بسم اللہ" کو آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا دونوں طرح ثابت ہے۔ (الاعتبار للحازمی(۸۳) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ "بسم اللہ" بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ(۱/ ۴۱۲) اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی "بسم اللہ" بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ (جزء الخطیب البغدادی امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے(۳۱'۱۸۰)' مجموعۃ ست رسائل للحافظ الذہبی' عبدالرزاق ۲/ ۹۲-۹۳)

فجر کی سنتیں

جس آدمی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں وہ انہیں فرض نماز کے فوراً بعد ادا کر سکتا ہے جیسا کہ قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور بعد میں دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا۔"

(صحیح ابن خزیمۃ(۲/ ۱۶۴)' صحیح ابن حبان(۴/ ۸۲)' مستدرک حاکم(۱/ ۲۷۴) امام ذہبی و امام حاکم رحمہما اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دار قطنی(۱/ ۳۸۳-۳۸۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ نماز کے بعد ادا کر سکتا ہے۔

نماز مغرب سے پہلے دو رکعت

- نبی ﷺ نے فرمایا: "مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو" تیسری بار فرمایا: "جو چاہے پڑھ لے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اسے مستقل سُنّت نہ بنالیں۔" (صحیح البخاری - باب الصلٰوۃ قبل المغرب ۱۱۸۳)

ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں۔ (مختصر قیام اللیل للمروزی ۶۴) امام مقریزی رحمہ اللہ نے اسے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ابن حبان میں بھی ہے دیکھیں موارد الظمان (۶۱۷)

کیا مقیم دو نمازیں جمع کر سکتا ہے؟

- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

«صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلاَ سَفَرٍ» (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها ۷۰۵)

"نبی ﷺ نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو خوف و سفر کے بغیر جمع کر کے پڑھا۔"

مسلم کی دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ آپ نے یہ نماز مدینے میں جمع کی۔ یہ صرف بیان جواز کے لئے ہے آپ کا مستقل معمول یہی تھا کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں پڑھتے تھے۔

مقیم کے لئے جمع کا طریقہ

بعض لوگ نماز کو بارش وغیرہ میں جمع کرتے ہیں لیکن ان کا طریقہ کار درست نہیں ہوتا وہ مغرب کے ساتھ ہی عشاء اور ظہر کے ساتھ ہی عصر پڑھ لیتے ہیں حالانکہ مقیم آدمی کو چاہئے کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اوّل وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اوّل وقت میں پڑھے۔

- امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں (کتاب مواقیت الصلٰوۃ باب تاخیر الظهر الی العصر ۵۴۳) قائم کر کے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث نقل کی ہے کہ:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ»
(صحيح البخاري (٥٤٣)

"نبی ﷺ نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعات جمع کر کے پڑھیں۔"

یعنی ظہر و عصر، مغرب اور عشاء"

اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ظہر کو عصر تک تاخیر کر لیں تاکہ نماز جمع بھی ہو جائے اور اپنے اپنے وقت میں بھی ادا ہو جائے اور امام نسائی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو مفصل ذکر کیا ہے جس میں اس کی کیفیت مذکور ہے۔

- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

«صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ» (سنن النسائي (٥٨٨)

"میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں آٹھ اور سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ نے ظہر کو لیٹ کیا اور عصر کو جلدی کیا اور مغرب کو لیٹ کیا اور عشاء کو جلدی کیا۔"

امام نسائی رحمہ اللہ نے (کتاب المواقیت) میں اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے: ((اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یَجْمَعُ فِیْهِ الْمُقِیْمُ)) "اس وقت کا بیان جس میں مقیم آدمی نماز جمع کرے گا۔" نیز دیکھیں (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم (۲/۲۹۶/۱۵۹۱)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اگر کبھی بوقت ضرورت مقیم

آدمی نماز کو جمع کرنا چاہے تو اسے ظہر کو آخری وقت میں اور عصر کو اول وقت میں اسی طرح مغرب کو آخری وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں پڑھنا چاہیے۔

مسافر کے لئے جمع کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے مسافر آدمی کو دو سہولتیں دی ہیں:

[1] نماز قصر کرنا۔ [2] دو نمازوں کو جمع کرنا۔

مسافر اگر پوری نماز پڑھ لے تو پھر بھی درست ہے البتہ قصر افضل ہے۔ (سنن النسائی (۱۴۵۵)، دارقطنی (۲/۱۸۷)) مسافر آدمی اگر زوال شمس کے بعد سفر کرے تو ظہر کے وقت میں ساتھ ہی عصر پڑھ سکتا ہے اسی طرح مغرب کے وقت میں عشاء اور اگر زوال شمس سے پہلے سفر کرے تو ظہر کو لیٹ کرے اور عصر کو اوّل وقت میں اسی طرح مغرب و عشاء کو جمع کرے۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوۃ۔ باب الجمع بین الصلاتین (۱۲۲۰ - ۱۲۰۸)، بیہقی (۳/ ۱۶۳/ ۱۶۳)، دارقطنی (۱/ ۳۹۳)، بلوغ المرام۔ باب صلوۃ المسافر والمریض (۳۲۳)، جامع ترمذی - ابواب الصلوۃ۔ باب فی الجمع بین الصّلاتین (۵۵۳)، سبل السلام (۲/ ۱۳۰)، المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم (۲/ ۲۹۳ - ۱۵۸۶))

جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز نہیں

کئی لوگ فرض جماعت کے قیام کے وقت بھی سنتیں پڑھتے رہتے ہیں بالخصوص فجر کی نماز کے وقت حالانکہ جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔

● سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ»

(صحيح مسلم، كتاب المسافرين (٧١٠)، شرح السنة(٨٠٣)

"جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔"

اسی طرح عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور صبح کی نماز کی اقامت کہہ دی گئی تھی، وہ دو رکعتیں پڑھ رہا تھا آپ نے اس کے ساتھ کوئی بات کی جسے ہم نہیں سمجھ سکے ہم نے کہا: "تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا؟" اس نے کہا، آپ نے فرمایا: "کیا صبح کی چار رکعت ہیں؟" یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے۔

● عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

«كُنْتُ أُصَلِّيْ وَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ فَجَذَ

بَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا»

(مسند الطيالسي (٢٧٣٢)، ٢/ ٣٥٨)

"میں نماز پڑھ رہا تھا مؤذن نے اقامت شروع کر دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچ لیا اور فرمایا: "کیا تو صبح کی چار رکعت پڑھتا ہے؟""

یہ حدیث ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہما میں بھی موجود ہے ملاحظہ ہو: (اعلام اهل العصر بأحكام ركعتي الفجر للمحدث الشهير ابى الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادى ص:۳۳)

12 رکعات سنن کی فضیلت

● ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ»

(جامع الترمذي، كتاب الصلاة (٤١٥)، بحواله مشكوة المصابيح(١١٥٩)

"جس نے دن رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر

بنا دیا جائے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔"

یہی حدیث (صحیح مسلم - کتاب صلاۃ المسافرین . باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن (۷۲۸) میں بھی موجود ہے۔

نفل ادا کرنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز

● سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ»

(دارقطني، كتاب الصلاة، باب ذكر صلاة المفترض خلف المتنفل (١٠٦٣) عبدالرزاق ٢/ ٨، البيهقي ٣/ ٨٦)

"یقیناً معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم کی طرف چلے جاتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے یہ معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے نفل ہوتی اور ان کی قوم کے لئے فرض ہوتی۔"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بطن نخل (مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام) میں حالت خوف کے اندر ظہر کی نماز لوگوں کو پڑھائی

تھی۔ آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا' پھر دوسرا گروہ آیا انہیں بھی دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ (دار قطنی (۱/ ۱۸۶)' سنن النسائی (۱/ ۱۷۸)' بیہقی (۳/ ۲۵۹)' سنن ابی داؤد (۱۲۴۸)) اس کی سند میں حسن بصری رحمہ اللہ ثقہ ہونے کے باوجود مدلس ہیں اور عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں سننے کی صراحت نہیں کی۔

یہ روایت بطور تائید نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسافر تھے آپ نے پہلے جو جماعت کرائی وہ آپ کے فرض تھے اور دوسرے طائفہ کو جو نماز پڑھائی وہ آپ کے نفل تھے اور پچھلوں کے فرض تھے۔ معلوم ہوا اگر امام نفل پڑھ رہا ہو تو مقتدی پیچھے فرض پڑھ سکتا ہے۔

قنوت نازلہ کی دعائیں

● قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لاَ تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ» (مسند أحمد ۳/ ۱۳۷)

"اے اللہ! ہم سب مومن و مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے' ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کی اصلاح کر دے اور ان کی اپنے اور ان کے دشمن کے خلاف مدد فرما' اے اللہ! اہل کتاب کے ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں' اے اللہ! ان کے کلمات میں اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرم قوم سے پھیرتا نہیں۔"

● «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلاَ نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَلَكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ»

(البيهقي ۲/ ۲۱۰۔۲۱۱)

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے' اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری ثنا بیان کرتے ہیں اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرتا ہے اس سے علیحدہ ہوتے اور اسے چھوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور کوشش کرتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔"

وتر کی تعداد

● ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ» (سنن النسائي (۱۷۱۰۔۱۷۰۹)، سنن أبي داؤد (۱۴۲۲)، ابن ماجة (۱۱۹۰)

"وتر حق ہے جو چاہے سات وتر پڑھے اور جو چاہے پانچ وتر پڑھے اور جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک وتر ادا کرے۔"

قنوت وتر

● «اَللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِیمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِی فِیمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِی فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِی فِیمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَیْتَ، إِنَّكَ تَقْضِی وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ» (سنن أبي داود (١٤٢٥-١٤٢٦)، سنن النسائي (٣/٢٤٨)

"اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ان میں مجھے بھی ہدایت دے اور جن کو تو نے معافی دی ہے مجھے بھی ان میں معافی دے اور جن کی تو نے ذمہ داری لی ہے' ان میں میرا بھی ذمہ دار بن جا اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت ڈال دے اور جو تو نے فیصلہ کر رکھا ہے اسکی تکلیف سے مجھے بچا' بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا' جس سے تو دوستی لگا لے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس کو تو دشمن بنا لے وہ عزت نہیں پاتا' اے ہمارے رب! تو برکت والا بلند وبالا ہے۔"

(بیہقی (۳/۲۰۹) میں «لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ» کے بعد «وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ» کے الفاظ وارد ہیں۔

● نیز بیہقی میں ہے کہ یہ دعا سیدنا علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ میں پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ» (سنن أبي داود (١٤٢٧)، ابن ماجة (١١٧٩)، إرواء الغليل ٢/ ١٧٥)

نوٹ: اس کا ترجمہ سجدے کی دعاؤں میں گزر چکا ہے۔

● جب وتر سے سلام پھیریں تو تین مرتبہ کہیں: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» "پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزگی والا۔" (سنن النسائي (۳/۲۴۴) سنن ابی داؤد (۱۴۳۰)) نیز تیسری مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں۔ (دار قطنی (۲/۳۰)

امام کی اقتداء

نماز میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے جس کی تاکید بہت سی احادیث میں موجود ہے۔

• سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ إِمَامُكُمْ وَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ أَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ»

(صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الامام بركوع أو سجود أو نحوهما(٤٢٦)، بحواله مشكوة باب ما على المأموم(١١٣٧)

"رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے فرمایا: "اے لوگو! بلاشبہ میں تمہارا امام ہوں' تم مجھ سے رکوع میں پہل نہ کرو' نہ سجدہ میں' نہ قیام میں اور نہ سلام پھیرنے میں کیونکہ میں تمہیں اپنے سامنے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔"

• سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَلَا تَرْكَعُوْا

حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَسْجُدُوْا حَتَّى يَسْجُدَ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ»

(سنن أبي داود، كتاب الصلوة(٦٠٣)، مسند أحمد١/ ٣٤١، البيهقي ٣/ ١٩٣)

"امام اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور تم تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہے اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور تم رکوع نہ کرو یہاں تک کہ وہ رکوع کرے اور جب وہ «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہے تو تم «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ کرے اور جب کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

• سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ

لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ»

(صحيح البخاري (٨١١)، صحيح مسلم (٣٧٤)، بحواله مشكوة (١١٣٦))

"ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہتے تو ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی پشت اتنی دیر تک نہیں جھکاتا تھا حتی کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ لیتے۔"

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ»

(صحيح البخاري (٦٩١)، صحيح مسلم (٤٢٧)، بحواله مشكوة (١١١١))

"کیا وہ آدمی ڈرتا نہیں جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کہ کہیں اللہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے نہ بدل دے۔"

مذکورہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی کو نہ امام سے پہل کرنی چاہیئے اور نہ ہی امام کے ساتھ ساتھ چلنا چاہیئے بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکے تو مقتدی اس کے بعد تکبیر کہے اسی طرح جب امام رکوع میں جھک جائے تو پھر مقتدی رکوع

میں جائے جب امام سجدے میں چلا جائے تو مقتدی پھر سجدے میں جائے۔ امام جب «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہہ دے تو مقتدی «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» کہے جب امام سر سجدے میں رکھے تو پھر مقتدی سجدے کے لئے جھکنا شروع کرے۔ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ مقتدی نہ امام سے پہل کر سکتا ہے اور نہ ہی امام کے ساتھ ساتھ جھکے بلکہ امام کے بعد وہ رکن ادا کرنا شروع کرے اور متابعت کرے یعنی پیچھے لگے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی کتاب (رسول اکرم ﷺ کی نماز (۳۸ تا ۴۴)) نیز مقتدی بھی «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہہ سکتا ہے۔

سجدہ سہو

اگر کوئی نمازی نماز کی ہیئت ترکیبی میں کمی بیشی بھول کر کر دے تو سجدہ سہو کرے۔ جس کے حدیث میں دو طریقے ذکر ہوئے ہیں:

1. قعدہ اخیرہ میں سلام سے قبل "اللہ اکبر" کہہ کر سجدے میں جائیں، پھر اٹھ کر جلسے میں بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کریں اور سلام پھیر دیں۔
2. سلام کے بعد دو سجدے کریں پھر سلام پھیر دیں۔

حدیث میں کئی مقامات پر نبی ﷺ کے سجدہ سہو کا ذکر ملتا ہے:

1) اگر رکعات کی تعداد میں شک واقع ہو تو شک کو چھوڑ کر یقین پر بنیاد رکھیں

یعنی اگر یہ شک ہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنیاد رکھیں اور ایک رکعت ادا کر لیں، پھر سلام سے پہلے دو سہو کے سجدے کریں۔ (صحیح مسلم - کتاب المساجد۔ باب السہو فی الصلاۃ والسجود لہ ۵۷۱)

② اگر سہواً قعدہ اولیٰ ترک ہو گیا اور نمازی تشہد بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا تو پھر بھی سلام سے قبل دو سہو کے سجدے کر لیں۔ (صحیح البخاری - صفۃ الصلوۃ۔ باب من لم یر التشہد الاول واجبا ۸۲۹-۸۳۰)

③ اگر کوئی چار رکعت کی جگہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے پھر بعد میں پتہ چلے کہ نماز کم پڑھی گئی ہے خواہ اس دوران کچھ گفتگو بھی ہو گئی ہو تو وہ ایک رکعت جو رہ گئی تھی پڑھ کر سلام پھیر دے پھر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے۔ (صحیح مسلم - کتاب المساجد۔ باب السہو فی الصلوۃ ۵۷۳)

④ اگر نمازی چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھ چکا ہو پھر بعد میں پتہ چلے کہ پانچ رکعات ادا ہو گئی ہیں تو پھر سلام کے بعد دو سہو کے سجدے کر لے۔ (صحیح البخاری - کتاب الصلوۃ - باب التوجہ نحو القبلۃ ۴۰۱، صحیح مسلم - باب السہو فی الصلوۃ ۵۷۲)

⑤ اگر ان سے ہٹ کر کوئی اور صورت واقع ہو جائے تو سجدہ سہو کی دونوں صورتوں میں سے جس پر چاہے عمل کر لے۔ (نیل الأوطار ۳/۳۸)

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں

نبی کریم ﷺ نے جو نماز کی کیفیت و ہیئت بیان فرمائی ہے اس کی ادائیگی میں مرد و عورت برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ»

(صحیح البخاری، کتاب الأذان باب الأذان للمسافرین إذا کانوا جماعۃ ۶۳۱، شرح السنۃ ۲/۲۹۰)

"تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔"

یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے سلام تک مردوں اور عورتوں کی نماز کی ہیئت ایک جیسی ہے سب کے لئے تکبیر تحریمہ، قیام، ہاتھوں کا باندھنا، دعائے استفتاح پڑھنا، سورۃ فاتحہ، آمین، اس کے بعد کوئی اور سورت، پھر رفع الیدین، رکوع، قیام ثانی، رفع الیدین، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اولیٰ، تشہد، رفع سبابہ، قعدہ اخیرہ، تورک، درود پاک اور اس کے بعد دعا، سلام اور ہر مقام پر پڑھی جانے والی مخصوص دعائیں سب ایک جیسی ہی ہیں عام طور پر حنفی علماء کی کتابوں میں جو مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق بیان کیا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں صرف کندھوں تک، مرد حالت قیام میں زیر ناف ہاتھ باندھیں اور

عورتیں سینہ پر، حالت سجدہ میں مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکالیں۔ یہ کسی بھی صحیح حدیث میں مذکور نہیں۔

- چنانچہ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَشْتَرِكُ فِيهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَلَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا فِيهَا وَكَذَا لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي مِقْدَارِ الرَّفْعِ وَرُوِيَ عَنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ إِلَى الْأُذُنَيْنِ وَالْمَرْأَةَ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا وَلَا دَلِيلَ عَلَى ذٰلِكَ كَمَا عَرَفْتَ"

(نیل الأوطار ٢/١٩٨)

"اور جان لیجئے کہ یہ رفع یدین ایسی سنت ہے جس میں مرد اور عورتیں دونوں شریک ہیں اور ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جو ان دونوں کے درمیان اس کے بارے میں فرق پر دلالت کرتی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث وارد ہے جو مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار پر دلالت کرتی ہو اور احناف سے مروی ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ ساتر ہے لیکن اس کے لئے ان کے پاس کوئی دلیل شرعی موجود نہیں۔"

- شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

"لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ"

(فتح الباري ٢/٢٢٢، عون المعبود ١/٢٦٣)

"مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں۔"

- مردوں اور عورتوں کے حالت قیام میں یکساں طور پر حکم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھیں خاص طور پر عورتوں کے لئے علیحدہ حکم دینا کہ وہ تو صرف سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں اس کے لئے کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔

محدث عصر علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَضْعُهُمَا عَلَى الصَّدْرِ الَّذِي ثَبَتَ فِي السُّنَّةِ وَخِلَافُهُ إِمَّا ضَعِيفٌ أَوْ لَا أَصْلَ لَهُ"

"اور سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف جو عمل ہے وہ یا تو ضعیف ہے یا پھر بے اصل ہے۔" (صفۃ صلاۃ النبی ﷺ، ۸۸)

- حالت سجدہ میں مردوں کا اپنی رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا اور عورتوں کا

سمٹ کر سجدہ کرنا یہ حنفی علماء کے نزدیک ایک مرسل حدیث کی بنیاد پر ہے جس میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں' آپ نے فرمایا: "جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورتوں کا حکم اس بارے میں مردوں جیسا نہیں۔" علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُرْسَلٌ لَا حُجَّةَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل

[illegible] ١٩

"روایت مرسل ہے، قابل حجت نہیں' امام ابوداود نے اسے مراسیل میں یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔" [illegible] کی سند میں [illegible] ایک راوی "سالم" محدثین کے نزدیک متروک ہیں [illegible] علامہ ابن الترکمانی نے "الْجَوْهَرُ النَّقِيُّ عَلَى السُّنَنِ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ" ۲/۲۲۳ پر تفصیل سے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے۔)

• اس بارے میں ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو۔ یہ روایت السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۲۲۔۲۲۳ میں موجود ہے لیکن اس روایت کے متعلق خود امام بیہقی نے صراحت کر دی ہے کہ اس

جیسی ضعیف روایت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اثر یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ:

«إِنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ»

(مسائل احمد لابنه عبدالله/ ٧١)

"وہ اپنی عورتوں کو حکم دیتے کہ وہ نماز میں چار زانوں بیٹھیں"

مگر اس کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری "ضعیف" راوی ہے۔ (تقریب ۱۸۲)

پس معلوم ہوا کہ احناف کے ہاں عورتوں کے سجدہ کرنے کا مروج طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں مگر اس طریقہ کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے متعدد ارشاد مروی ہیں' چند ایک یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

①

«لَا يَنْبَسِطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ»

"تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔" (مسلم، كتاب الصلاة ٤٩٣، مسند احمد٣/ ١٧٧، ١٧٩)

②

«اِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ» (بخاري ٨٢٢، مشكوة ٨٨٨)

"سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے

بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔"

غرض نماز کے اندر ایسے کاموں سے روکا گیا ہے جو جانوروں کی طرح کے ہوں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں حیوانات سے مشابہت کرنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ اس طرح بیٹھنا جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے یا لومڑ کی طرح ادھر ادھر دیکھنا یا جنگلی جانوروں کی طرح افتراش یا کتے کی طرح اقعاء یا کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا یا سلام کے وقت شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھانا یہ سب افعال منع ہیں۔" (زاد المعاد ۱/۳۲)

پس ثابت ہوا کہ سجدہ کا اصل مسنون طریقہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا تھا اور وہ کتب احادیث میں یوں مروی ہے:

- «إِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا» (بخاري مع فتح الباري ۲/ ۳۰۱. أبوداود مع عون ۱/ ۳۳۹ شرح السنة (۵۵۷) بيهقي ۲/ ۱۱۶)

"جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھاتے اور نہ ہی اپنے پہلوؤں سے ملاتے تھے۔"

1 قرآن مجید میں جس مقام پر نماز کا حکم وارد ہوا ہے اس میں سے کسی ایک

مقام پر بھی اللہ نے مردوں اور عورتوں کے طریقہ نماز میں فرق بیان نہیں فرمایا۔

2 دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کسی صحیح حدیث میں ہیئت نماز کا فرق مروی نہیں۔

3 تیسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت سے جملہ امہات المؤمنین، صحابیات رضی اللہ عنہن اور احادیث نبویہ پر عمل کرنے والی خواتین کا طریقہ نماز وہی رہا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوتا تھا چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بسند صحیح ام درداء رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے:

«إِنَّهَا كَانَتْ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً» (تاريخ صغير للبخاري ۹۰)

"وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ تھیں۔"

4 چوتھی بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عام ہے:

«صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ» (بخاري)

"تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔"

اس حکم کے عموم میں عورتیں بھی شامل ہیں۔

5 پانچویں بات یہ ہے کہ سلف صالحین یعنی خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم،

تابعین، تبع تابعین محدثین اور صلحائے اُمت رحمہم اللہ میں سے کوئی ایسا مرد نہیں جو دلیل کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کیا ہو۔

بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی سے بسند صحیح مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

«تَقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ»

(مصنف ابن أبي شيبة ١/ ٢٤٢)

"نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔"

جن علماء نے عورتوں کا نماز میں تکبیر کے لئے کندھوں تک ہاتھ اُٹھانا، قیام میں ہاتھ سینہ پر باندھنا اور سجدہ میں زمین کے ساتھ چپک جانا موجب ستر بتلایا ہے وہ دراصل قیاس فاسد کی بنا پر ہے کیونکہ جب اس کے متعلق قرآن وسنت خاموش ہیں تو کسی عالم کو یہ حق کہاں پہنچتا ہے کہ وہ اپنی من مانی کر کے از خود دین میں اضافہ کرے، البتہ نماز کی کیفیت وہیئت کے علاوہ چند چیزیں مرد وعورت کی نماز میں مختلف ہیں۔

- عورتوں کے لئے اوڑھنی اوپر لے کر نماز پڑھنا حتی کہ اپنی ایڑیوں کو بھی ڈھانکنا ضروری ہے، اس کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ» (ابن ماجه١/ ٢١٥، أبو داود(٦٤١)، مسند احمد٦/ ١٥٠، ٢١٨، ٢٥٩)

"اللہ تعالیٰ کسی بھی بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا۔"

لیکن مردوں کے لئے کپڑا ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہئے کیونکہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ:

«مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ»

"کپڑے کا ٹخنے سے نیچے ہونا باعث آگ ہے۔"

- عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو ان کے ساتھ پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہو جائے، مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو۔ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے "المصنف" اور حاکم رحمہ اللہ نے سیدنا عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ

«عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فَتَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ»

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔"

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آتا ہے کہ:

«أنها أمت النساء فقامت وسطهن»

"انہوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔" (مزید تفصیل کے لئے عون المعبود ۲/۲۲۳ ملاحظہ فرمائیں)

- امام جب نماز میں بھول جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لئے مرد «سُبْحَانَ اللّٰہ» کہے اور عورت تالی بجائے' جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

«اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ» (بخاری ۲/ ۶۰، مسلم ۲/ ۲۶، أبو داود ۹۳۹ ابن ماجه ۱/ ۳۲۹، نسائی ۳/ ۱۱، مسند احمد ۲/ ۲٦۱، ۳۱۷، ۳/ ۳٤۸)

"مردوں کیلئے "سبحان اللہ" اور عورتوں کیلئے تالی ہے۔"

- مرد کو نماز کسی صورت میں بھی معاف نہیں لیکن عورت کو حالت حیض میں فوت شدہ نماز کی قضا نہیں ہوتی' جیسا کہ بخاری' مسلم' ابو داؤد' ترمذی' دارمی اور مسند احمد میں موجود ہے۔
- اسی طرح عورتوں کی سب سے آخری صف مردوں کی پہلی صف سے بہتر ہوتی ہے۔ مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ اور مسند احمد ۲/۲۸۵' ۲۴۷' ۳/۳' ۱۶ میں حدیث موجود ہے۔
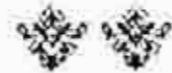
نماز جمعہ کے مسائل

- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ۝٩ ﴾ (الجمعة ٦٢/ ٩)

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ آؤ اور کاروبار چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

- سب دنوں سے بہتر دن جمعہ ہے۔ (مسلم ۸۵۴)
- سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے۔ (ابو داؤد ۱۰۵۲' ابن خزیمہ ۱۸۵۷۔۱۸۵۸' ابن حبان ۵۵۳۔۵۵۴)
- مریض' عورت' نابالغ لڑکے اور غلام کے سوا ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔ (ابو داؤد ۱۰۶۷' حاکم ۱/۲۸۸' نصب الرایہ ۲/۱۹۹)
- جمعہ والے دن غسل کا حکم ہے۔ (بخاری ۸۵۳' مسلم ۸۴۴)

- جمعہ والے دن تیل اور خوشبو لگائیں اور مسواک کریں۔ (بخاری ۸۸۰۔ ۸۸۳)
- جمعہ والے دن جو اچھا لباس میسر ہو' پہن لیں۔ (بخاری ۸۸۶)
- جو شخص جمعہ والے دن اچھی طرح غسل کرے' پیدل چل کر مسجد جائے اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ کہے تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور اس کی راتوں کے قیام کا ثواب مل جاتا ہے۔ (ابو داؤد ۳۴۵' ترمذی ۳۵۶' نسائی ۳۹۷)
- جو شخص غسل کر کے پہلے آگیا اسے اللہ کی راہ میں اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے' دوسری گھڑی میں آنے والے کو گائے کی قربانی کا' تیسری گھڑی میں آنے والے کو مینڈھا قربان کرنے کا' چوتھی گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں مرغی دینے کا اور پانچویں گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں انڈہ خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ کر خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔ (بخاری ۸۸۱)
- جمعہ کی نماز گاؤں اور دیہات میں بھی ادا کرنی چاہیئے۔ (بخاری ۸۹۲' ابو داؤد ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹)
- اگر عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو جو شخص عید پڑھ کر نماز جمعہ کو نہ آئے اس کے لئے رخصت ہے۔ (ابو داؤد ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱' نسائی ۱۵۹۳)

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا۔ (بخاری ۹۱۲۔ ۹۱۳)
- نماز جمعہ کی ادائیگی سے پہلے امام دو خطبے کھڑے ہو کر دے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ (مسلم ۸۶۲)
- دوران خطبہ گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے۔ (ترمذی ۵۱۴)
- جمعہ والے دن مسجد میں نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنانا منع ہے۔ (ابو داؤد ۱۰۷۹' نسائی ۷۱۵)
- خطبہ خاموشی سے سننا چاہیئے۔ (بخاری ۹۳۴' مسلم ۸۵۱)
- خطبہ جمعہ (عام خطبوں کی نسبت) چھوٹا اور نماز (عام نمازوں سے) لمبی ہونی چاہیئے۔ (مسلم ۸۶۹)
- خطبہ جمعہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے۔ (بخاری ۹۳۲)
- جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔ (مسلم ۸۷۹۔ ۸۷۷)
- جمعہ کی نماز میں مسنون قراءت کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔
- جمعہ سے پہلے نوافل جتنے آسانی سے پڑھ سکتے ہوں' پڑھ لیں۔ (مسلم ۸۵۷)
- جمعہ سے پہلے کم از کم دو رکعتیں ضرور پڑھ لیں کیونکہ دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنا درست نہیں اگر دوران خطبہ آئیں تو پھر بھی ہلکی سی دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں۔ [بخاری (۹۳۰' ۹۳۱)]

- جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں۔ (ابو داؤد ۱۱۳۱' ابن ماجہ ۱۱۳۲)
- جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بخاری ۹۳۷' ابو داؤد ۱۲۵۲)

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جلد اوّل' صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۵۔

- جمعہ والے دن درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھیں۔ (ابو داؤد ۱۰۴۷' ابن ماجہ ۱۰۵۸' ابن حبان ۵۵۰ موارد)
- جمعہ والے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کریں۔ (ارواء الغلیل ۶۲۶' بیہقی ۲۴۹/۳' المستدرک ۵۶۴/۱)

نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ

- جب کوئی مسلمان مؤحد فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔
- چالیس مؤحدین جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو' جنازے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی سفارش قبول کرلیتا ہے۔

(صحیح مسلم - کتاب الجنائز - باب من صلی علیہ اربعون شفعوا فیہ ۹۴۸)

- میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں' پھر باوضو ہو کر صف بندی کریں اور میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو اگر میت عورت ہے تو اس کے وسط میں کھڑا ہو۔

(سنن ابی داؤد - کتاب الجنائز ۳۱۹۴)

- پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔ اس کے بعد سورۃ الفاتحہ یا اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں' پھر

دوسری تکبیر کہیں اور درود شریف پڑھیں پھر تیسری تکبیر کہیں اور میت کے لئے خلوص دل سے دعا مانگیں پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں جانب سلام پھیر دیں۔

(مصنف عبدالرزاق(۳/۴۸۹)، المنتقى لابن جارود(۵۴۰)، سنن النسائي - كتاب الجنائز(۱۹۸۸)

- نماز جنازہ سری بھی پڑھ سکتے ہیں اور جہری بھی۔ (مستدرک حاکم(۱/۳۶۰)، البیهقي(۴/۳۹، ۴۰)، سنن النسائي(۱/۲۸۰)، آپکے مسائل اور انکا حل (ج ا ص ۳۴۳ تا ۳۴۴)

نماز جنازہ کی دعائیں

- «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِيمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ»

(سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت(۳۲۰۱)

"اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو، حاضر اور غائب کو بخشش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کرے اسے

اسلام پر فوت کر، اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کر۔"

- «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وفي رواية "وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ"»

(صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة(۹۶۳)

"اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کی مہمان نوازی بہترین کر اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال اور گناہوں سے ایسے صاف کر جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور اسے اس کے (دنیا کے) گھر سے بہتر گھر عطا کر اور اسے اس کے (دنیا کے) اہل سے بہتر اہل عطا فرما اور اسے اس کی (دنیا کی) بیوی سے بہتر

بیوی عطا کر اور اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے بچا۔"

- «اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، اِحْتَاجَ إِلٰى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ»
(مستدرك حاكم ۱/۳۵۹)

"اے اللہ! تیرا یہ بندہ اور تیری بندی کا بیٹا' تیری رحمت کا محتاج ہوا اور تو اس کے عذاب سے بے پرواہ ہے اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو اسے معاف کر دے۔"

- «اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ»
(سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت (۳۲۰۲)، ابن ماجة (۱۴۹۹)

"اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے' اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا تو وفا اور تعریف

کے لائق ہے' اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بلاشبہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

شہید کی نماز جنازہ

شہید کی نماز جنازہ نہ ضروری ہے اور نہ ناجائز ہے بلکہ اس کا پڑھنا بھی جائز ہے اور نہ پڑھنا بھی۔ دونوں طرح کی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ شہداء کا جنازہ پڑھنے کے متعلق چند ایک احادیث درج ذیل ہیں:

- «عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ ـ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ»

"سیدنا شداد بن الھاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ پر ایمان لے آیا.... پھر وہ شخص جنگ میں شہید ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا اور اسکی نماز جنازہ پڑھی۔" (یہ حدیث صحیح ہے اور امام نسائی کی السنن الکبریٰ (۲۰۸۰) ۱/۶۳۴ اور امام طحاوی کی شرح معانی الآثار ۱/۲۹۱' مستدرک حاکم ۳/۵۹۵، ۵۹۶ اور بیہقی ۴/۱۵، ۱۶ میں موجود ہے۔)

✿ "عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدَةٍ ثُمَّ صَلَّي عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّوْنَ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ" (طحاوي ١/ ٣٣٨)

"سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم دیا۔ پس انھیں ایک چادر میں چھپا دیا گیا۔ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نو تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی' پھر دوسرے شہداء باری باری لائے گئے آپ ﷺ نے ان کی بھی نماز جنازہ ادا فرمائی اور ان کے ساتھ ساتھ حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز بھی ادا فرماتے رہے۔"

✿ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں (کتاب الجنائز' باب الصلاة على الشهيد) میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَي الْمَيِّتِ . . ."

"ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے پس آپ نے شہداء احد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپ میت پر نماز ادا کرتے۔" (بخاری ۱۳۴۴' مسلم ۲۲۹۶' احمد ۴/۱۴۹' طحاوی ۱/۲۹۰' ابو داؤد ۳۲۲۳' السنن الکبریٰ للنسائی ۱/۶۳۵ (۲۰۸۱)

امام ابن حزم' امام احمد بن حنبل' امام ابن قیم اور علماء اہلحدیث رحمہم اللہ نے اس مسلک کو راجح قرار دیا ہے جس کی تفصیل (تحفۃ الاحوذی ۲/۱۴۸' نیل الاوطار ۴/۴۸' المغنی ۳/۴۶۷) وغیرہ میں ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے (تہذیب السنن ۴/۲۹۵) میں فرمایا ہے:

"وَالصَّوَابُ فِي الْمَسْأَلَةِ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ وَتَرْكِهَا لِمَجِيْءِ الْآثَارِ بِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنَ الْأَمْرَيْنِ وَهٰذَا إِحْدَى الرِّوَايَاتِ عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ وَهِيَ الْأَلْيَقُ بِأُصُوْلِهِ وَمَذْهَبِهِ"

"مذکورہ بالا مسئلہ میں درست بات یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے اور ترک کرنے میں اختیار ہے' اس لئے کہ ہر ایک کے متعلق آثار مروی ہیں اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت مروی ہے اور ان کے اصول ومذہب کے زیادہ مناسب ہے۔"

دور حاضر کے محدث علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کی رائے اس مسئلہ میں یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ جنازہ دعا اور عبادت ہے۔

نماز تہجد

- نبی ﷺ سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم تہجد پڑھا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لئے اللہ کے قرب کا سبب اور برائیوں سے دور ہونے کا ذریعہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا عمل ہے۔" (ابن خزیمہ (۱۱۳۵)، مستدرک حاکم (۱/۳۰۸)، شرح السنۃ (۹۲۲))
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ" (صحيح مسلم (١/ ٢٥٤))

"رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے عشاء کی نماز کو لوگ ((عتمۃ)) (اندھیرے کی نماز) بھی کہتے ہیں آپ ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور ایک

رکعت وتر ادا کرتے تھے۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ رات کو تہجد کی نماز عام طور پر ۱۱ رکعات ادا کیا کرتے تھے، نماز تہجد سے انسان کے اندر تقویٰ، پرہیز گاری اور اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور نفس کی مرمت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کی عادت ڈالنی چاہیئے تاکہ ہماری نفسانی خواہشات کا خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور نزدیکی میسر ہو۔

نماز تراویح

رمضان المبارک کی بابرکت راتوں میں عشاء کے بعد ۱۱ رکعت کی ادائگی کو نماز تراویح کہا جاتا ہے' حدیث میں اسے قیام رمضان' صلاۃ رمضان اور قیام اللیل وغیرہ کہا گیا ہے۔

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

«مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ـ الحديث»

"رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور غیر رمضان میں ۱۱ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔"

اس حدیث کو امام بخاری' امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ' امام بیہقی' علامہ زیلعی حنفی' علامہ ابن ہمام حنفی' علامہ حسن شرنبلالی حنفی رحمہم اللہ نے تراویح کے بیان میں ذکر کیا ہے' جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: (مقالات راشدیہ ص ۳۲ تا ۳۴)

- سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو ۱۱ رکعت پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ (المؤطا للمالک ۱/۱۱۴، البیہقی ۲/۴۹۶)

- ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو ۱۱ رکعت تراویح ہی پڑھائی تھی۔ (ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳، تاریخ المدینة المنورة ۱/۷۱۳)
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ ۱۱ رکعت تراویح ادا کرتے تھے۔ (سنن سعید بن منصور بحوالہ التعلیق الحسن ۱/۲۵۲، الحاوی للفتاوی ۱/۳۴۹)
- امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اٰخُذُ لِنَفْسِي فِي قِيَامِ رَمَضَانَ هُوَ الَّذِي جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ النَّاسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَهِيَ صَلاَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلاَ أَدْرِي مَنْ أَحْدَثَ هٰذَا الرُّكُوْعَ الْكَثِيْرَ» (الصلوة والتهجد ص: ۲۸۷ لعبد الحق الأشبيلي)

"تراویح کے متعلق جو بات میں اپنے لئے اختیار کرتا ہوں' وہ ۱۱ رکعت ہے جس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی اور میں نہیں جانتا کہ کس نے یہ (۱۱ رکعات سے) زیادہ نماز ایجاد کی ہے۔"

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ اور امام مالک رحمہ اللہ کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی سنّت اور عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک ۱۱ رکعت تراویح کا ہی ہے اور اسی کو امام مالک رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نماز اشراق

اسے صلوۃ الضحیٰ اور صلوۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے' ضحیٰ کے معنی "دن کا چڑھنا" اور اشراق کے معنی "طلوع آفتاب" یعنی جب آفتاب طلوع ہو کر کچھ بلند ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا' نماز اشراق کہلاتا ہے۔

● سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو صلاۃ الضحیٰ پڑھتے دیکھا تو فرمایا: "کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ نماز اس وقت کے علاوہ وقت میں افضل ہے؟ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ)) (صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین ۷۴۸)۔ "اوابین کی نماز اس وقت ہے جب شدت گرمی کی بنا پر اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلتے ہیں۔"

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا يُحَافِظُ عَلٰى صَلَاةِ الضُّحٰى إِلَّا أَوَّابٌ قَالَ وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ)) (ابن خزیمۃ ۱۲۲۴، مستدرک حاکم ۱/۳۱۴، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۱۹۹۴) "صلاۃ الضحیٰ کی "اواب" (بہت زیادہ رجوع کرنے والا) ہی حفاظت کرتا ہے اور فرمایا: "یہی صلاۃ

الاوابین ہے۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ ہی صلاۃ الاوابین ہے جو لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو صلاۃ الاوابین سمجھتے ہیں ان کے پاس کوئی صحیح دلیل موجود نہیں' اس کی کم از کم دو رکعت ہیں۔

● سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى" (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۷۲۰)

"تم میں سے ہر ایک کے سب جوڑوں پر صبح سویرے صدقہ کرنا واجب ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے' ہر تحمید صدقہ ہے' ہر تہلیل صدقہ ہے' ہر تکبیر صدقہ ہے' اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب چیزوں سے صلاۃ الضحیٰ کی دو رکعت کفایت کرتی ہیں۔"

- یہ نماز چار رکعت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ (سنن ابی داؤد(۱۲۸۹)، مسند احمد ۵/۲۸۶، ۲۸۷)
- یہ نماز آٹھ رکعت بھی پڑھی جا سکتی ہے، نبی ﷺ نے فتح مکہ والے دن غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز ضحیٰ ادا فرمائی۔ (صحیح البخاری- کتاب التہجد- باب صلاۃ الضحی فی السفر(۱۱۷۶)، صحیح مسلم - کتاب صلاۃ المسافرین(۸۰-۳۳۶))

نماز استخارہ

جب کسی جائز کام کے کرنے کا ارادہ ہو تو ایسے موقعہ پر استخارہ کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرے، اس کے بعد یہ دعا مانگے:

«اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الأَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِی دِیْنِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی فَاقْدِرْهُ لِی، وَیَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِیْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِّی فِیْ دِیْنِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهِ»

(صحیح البخاري، كتاب التهجد(١١٦٢، ٦٣٨٢)

"اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے قدرت مانگتا ہوں' اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین' میری زندگی اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین' میری زندگی اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی کو جہاں بھی ہو میرے مقدر میں کر دے پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔"

استخارہ دن یا رات کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے عصر حاضر میں بعض لوگوں نے استخارے کو ایک کاروبار بنا لیا ہے اور یہ طریقہ ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے' لوگوں نے جگہ جگہ استخارہ کے اڈے بنا لئے ہیں حالانکہ مسنون تو یہ ہے کہ آدمی خود استخارہ کرے کسی دوسرے سے استخارہ کروانا نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ استخارہ کروانے والوں نے پھر یہ اعتقاد بنا لیا ہے کہ فلاں بزرگ سے استخارہ کرواؤں گا تو مجھے کوئی پکی بات مل جائے گی' جس پر عمل کر

میں گا اور وہ خواب دیکھ کر صحیح صورت حال سے آگاہ کر دیں گے حالانکہ استخارہ ضرورت مند آدمی اللہ وحدہ لا شریک لہ سے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا اور کسی جانب اس کی توجہ مبذول کرا دے گا جس کام کے لئے استخارہ کیا ہے وہ اصحاب الخیر سے مشورہ بھی جاری رکھنا چاہیے۔

نماز عیدین

- نماز عیدین باہر عید گاہ میں ادا کرنا سنت ہے یہ نماز اذان اور تکبیر کے بغیر پڑھی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم - کتاب العیدین ۸۸۶)
- اسی طرح نماز عیدین کے بعد ایک خطبہ ہوتا ہے جس میں امام اللہ کے تقویٰ اور اطاعت کی ترغیب دے اور وعظ و نصیحت کرے' عورتوں کو صدقہ خیرات وغیرہ امور پر ابھارے اور جہنم سے ڈرائے۔ (صحیح مسلم - کتاب العیدین ۸۸۵)
- عید کا وقت نماز اشراق والا ہی ہے۔ (سنن ابی داؤد - باب وقت الخروج الی العید ۱۱۳۵)
- عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ (ابن ابی شیبہ ۲/۱۶۵ - باب فی التکبیر اذا خرج الی العید)
- سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یوں تکبیرات کہتے: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا» (فتح الباری ۲/۴۶۲' عبد الرزاق بسند صحیح)

- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یوں تکبیرات کہتے تھے: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا' اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا' اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلُّ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ» (ابن ابی شیبہ ۵۶۵۵) (۳۶۰/۱)
- اس کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ رخ ہوں اور دو رکعت نماز عید کی نیت کر لیں پھر "اللہ اکبر" کہہ کر رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھ لیں اور جس طرح عام نماز ادا کرتے ہیں اسی طرح ادا کریں فرق صرف اس قدر ہے کہ اس نماز میں ۱۲ تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں قراءت سے قبل ۷ تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل ۵ تکبیریں۔ (سنن ابی داؤد - کتاب الجمعۃ باب التکبیر فی العیدین ۱۱۴۹' ۱۱۵۰) تفصیل کے لئے دیکھیں: (احکام العیدین' للامام الفریابی رحمہ اللہ)
- نماز کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنا اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے جو رکوع سے پہلے کہتے۔ (سنن ابی داؤد - باب رفع الیدین فی الصلوۃ ۷۲۲' المنتقی لابن جارود ۱۷۸' مسند احمد ۲/۱۳۳' دارقطنی ۱/۲۸۹) نماز عیدین میں چونکہ تکبیرات رکوع سے قبل ہیں اس لئے ان میں رفع الیدین کرنا درست ٹھہرا۔ عیدین کی نماز میں مسنون قراءت کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

نماز استسقاء

- جب کبھی قحط سالی ہو، بارش نہ برس رہی ہو یا مسلمانوں کو بارش کی شدید ضرورت ہو تو کسی دن پرانے کپڑے پہن کر بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ آبادی سے باہر کسی کھلے مقام پر جمع ہو کر نماز استسقاء ادا کریں اور منبر بھی رکھیں۔ سنن ابی داؤد: صلوة الاستسقاء [illegible]، الترمذی [illegible]، مستدرک حاکم [illegible]
- امام منبر پر بیٹھ کر خطبہ دے۔ سنن ابی داؤد [illegible]
- خطبہ نماز سے پہلے بھی درست ہے۔ ابن خزیمة۔ جماع ابواب صلوة الاستسقاء، باب الخطبة قبل صلوة الاستسقاء [illegible]
- اور نماز کے بعد بھی۔ مسند احمد [illegible] اس نماز کے لئے اذان اور اقامت کہنا ثابت نہیں۔
- نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح دو رکعت ہے۔ سنن ابی داؤد، جماع ابواب صلوة الاستسقاء [illegible]، معرفة السنن والآثار [illegible]، جامع الترمذی، باب

ما جاء فی صلاة الاستسقاء [illegible] ابن خزیمه [illegible]

- اور اس میں قراءت جہری ہے۔ صحیح بخاری [illegible] کیف حول النبی ﷺ ظهره الی الناس [illegible]
- نماز استسقاء میں چادر پلٹنا بھی صحیح احادیث میں وارد ہے۔ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [illegible] نماز استسقاء کے لئے نکلے جب آپ نے قبلہ [illegible] دعا [illegible] اپنی چادر پلٹی۔ صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب کیف حول النبی ﷺ ظهره الی الناس [illegible] و صحیح مسلم کتاب صلاة الاستسقاء [illegible]
- سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ طلب باراں کے لئے نکلے تو آپ پر سیاہ چادر تھی اور اس کا نچلا حصہ اوپر لانا چاہا تو مشکل پیش آئی تو آپ نے اسے کندھوں پر ہی الٹ دیا۔ سنن ابی داؤد، جماع ابواب صلوة الاستسقاء [illegible] ابن خزیمة [illegible]
- امام کے ساتھ لوگ بھی اپنی چادریں الٹ دیں۔ مسند احمد [illegible] چادر پلٹتے وقت چادر کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈال دیں۔ سنن ابی داؤد [illegible]
- پھر دعا کریں، دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اٹھائیں کہ بغلیں دکھائی دیں۔ صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء [illegible] لیکن ہاتھوں کو سر سے اونچا نہ

کریں۔ (سنن ابی داود، باب رفع الیدین فی الاستسقاء ۱۱۶۸، مسند احمد ۵/ ۲۲۳)

- ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو۔ (مسلم ۸۹۵)

استسقاء کے لئے دعائیں

- «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا»

(صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، ۱۰۱۳)

"اے اللہ! ہمیں پانی پلا' اے اللہ! ہمیں پانی پلا' اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔"

- «اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ»

"اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے۔"

- «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ»

(سنن أبي داؤد، صلاة الاستسقاء: ۱۱۷۳، مستدرك حاكم: ۱/ ۳۲۸ البيهقي: ۳/ ۳٤۹)

"تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے' بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے' قیامت کے دن کا مالک ہے' اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے' اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر و محتاج ہیں' ہمارے اوپر بارش برسا اور جو بارش تو برسائے اسے ہمارے لئے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔"

- «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ»

(سنن أبي داؤد، صلاة الاستسقاء ۱۱٦۹، ابن خزيمة ۱٤۱٦، مستدرك حاكم ۱/ ۳۲۷)

"اے اللہ! ہمیں پانی پلا' ہمارے اوپر ایسی بارش نازل کر جو ہماری تشنگی بجھا دے' ہلکی پھوار بن کر' غلہ اگانے والی' نفع بخش ہو نقصان دینے والی نہ ہو جلدی آنے والی ہو نہ کہ دیر لگانے والی۔"
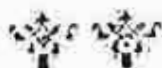
نماز کسوف اور خسوف

سورج اور چاند گرہن لگنے کے وقت جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے صلاۃ الکسوف، صلاۃ الخسوف کہتے ہیں۔ یہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ (صحیح البخاری ۔ کتاب صلاۃ الکسوف ۔ باب النداء بـ«الصلاۃ جامعة» (۱۰۴۵)؛ صحیح مسلم [illegible])

اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھیں لمبا قیام کریں پھر لمبا رکوع کریں پھر رکوع سے سر اٹھا کر لمبا قیام کریں پھر پہلے رکوع سے ذرا چھوٹا رکوع کریں پھر رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہوں اور دو سجدے کریں پھر سجدوں سے اٹھ کر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح لمبا قیام پھر لمبا رکوع پھر قیام اور پھر رکوع کریں پھر دو سجدے کر کے تشہد بیٹھ جائیں اور نماز مکمل کریں، پھر اسکے بعد امام خطبہ دے۔ (صحیح البخاری ۔ صلاۃ الکسوف ۔ باب صلاۃ الکسوف جماعة (۱۰۵۲)؛ صحیح مسلم ۔ [illegible]) عورتیں بھی اس جماعت میں شریک ہوں۔ (صحیح البخاری [illegible]) اس نماز کیلئے بھی اذان اور اقامت کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس نماز میں قراءت جہری ہے۔ (متفق علیہ [illegible] ۳۲۲ مطبوعہ دار السلام ریاض)

● جب بھی کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ کا اس کے لئے حکم ہے کہ وہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھے' سیدنا ابو قتادۃ السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ»

(صحيح البخاري، كتاب الصلوة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين (٤٤٤))

"جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔"

● صحیح البخاری میں دوسرے مقام پر یوں الفاظ ہیں:

«إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى

يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ»

"جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو وہ اتنی دیر نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت ادا کر لے۔"

● سیدنا ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے تو میں بھی بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کون سی چیز مانع ہوئی ہے؟" میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ اور دیگر لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو میں بھی بیٹھ گیا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ»

(صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين (٧١٤)

"جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ اتنی دیر تک نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت ادا کرے۔"

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ» "(اٹھو اور) دو رکعت ادا کرو۔"

بہت سارے لوگ اس مسئلہ میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو جو مسجد میں آکر بیٹھ گئے تھے کہنا کہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرو اس

بات کی دلیل ہے کہ تحیۃ المسجد کا ضرور خیال رکھنا چاہئے اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنا نہیں چاہئے۔ (واللہ اعلم)

ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۲۳/ ۷/ ۱۹۹۹ء بوقت صبح ۶:۳۰

بروز جمعۃ المبارک

❁ ❁

ایک مسلمانؐ کی نماز کیسے ہونی چاہیے

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے کہ وہ نماز اسی طریقے پر ادا کرے جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی۔ یقیناً ایسی ہی نماز اللہ کے ہاں مقبول ہے۔

صلوٰۃ المسلم احادیث صحیحہ کی روشنی میں نمازِ نبوی کا مکمل نقشہ ہے۔ ہر مسلمان اس کے مطابق اپنی نماز کی اصلاح کر سکتا ہے فرمان نبویؐ ہے۔

صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ

نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا

دار الاندلس